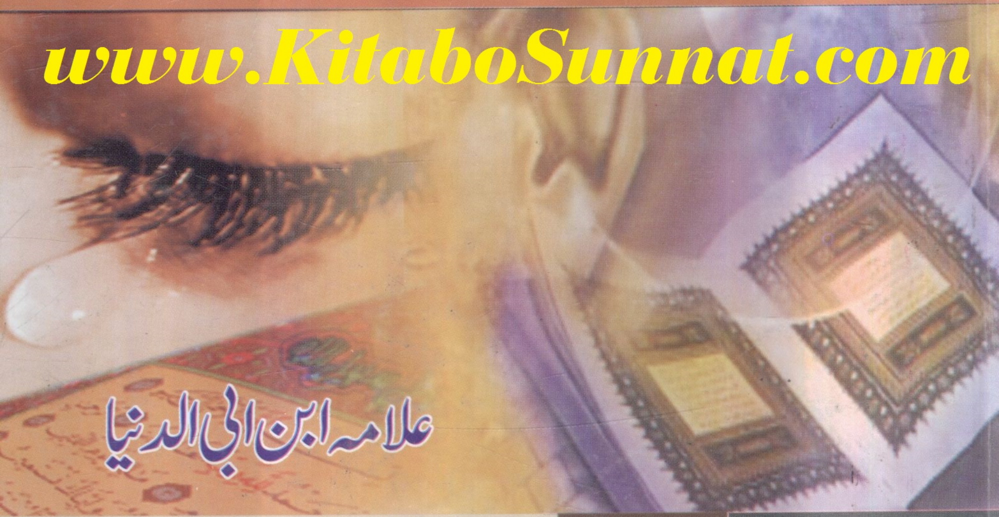
الفرج بعد الشدة

تنگی کے بعد آسانی



علامہ ابن ابی الدنیا

ترجمہ
ابوزلفہ محمد آصف نسیم

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان
37231788
37211788

الفرج بعد الشدّة

تنگی کے بعد آسانی

مؤلف: علامہ ابن ابی الدنیا

ترجمہ: ابوزلفہ محمد آصف نسیم

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph: 37231788-37211788

نام کتاب: ـــــــ تنگی کے بعد آسانی

مؤلف: ـــــــ علامہ ابن ابی الدنیا

ترجمہ: ـــــــ ابو زلفہ محمد آصف نسیم

طابع: ـــــــ خالد مقبول

مطبع: ـــــــ آر آر پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور ☎ 37221396

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ المحقق

''سب تعریفیں خدائے بزرگوار کی ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اس کی مدد کے طالب ہیں' اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اپنے جیوؤں کے شروراور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں جسے اللہ نے سیدھی راہ دکھادی اسے کوئی بہکانے والانہیں اور جسے اللہ ہی نے بے راہ کردیا تم کسی کو نہ تو اس کا حامی ومددگار پاؤ گے اور نہ ہی راہ بتلانے والا۔''

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ''محمد'' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (ال عمران: ۲: ۱۰)

''مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔''

اور فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (النساء: ۱)

''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی

اوّل) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور اللہ سے جس کے نام کو تم حاجت برآری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

امابعد!

بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر سیرت حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ ہے اور سب سے بری بات دین میں نئی بات نکالنا ہے اور ہر نئی نکالی جانے والی بات ''بدعت'' ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی روزِ محشر آتش جہنم میں جھونک دی جائے گی۔''

بے شک رب تعالیٰ نے صبر کو ایسا تیز رفتار گھوڑا بنایا ہے جو کبھی گرتا نہیں، یہ ایسی تلوار ہے جس کا وار کبھی خطا نہیں جاتا، یہ ایسا لشکر ہے جو شکست کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ وہ مضبوط قلعہ ہے جس کو کوئی مسمار نہیں کر سکتا۔ صبر اور نصرت دونوں حقیقی بھائی ہیں بلکہ صبر کرنے والے کی انسانوں سے بھی بڑھ کر مدد کرنے والا ہے اور لطف یہ ہے کہ ''صبر'' صبر کرنے والے کی مدد کرنے کے لیے کسی قسم کے سامان واسباب کا بھی محتاج نہیں۔ اور نصرت وکامیابی کے حصول میں صبر کا مقام وہی ہے جو جسم میں سر کا مقام ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم نے سب سے بہتر زندگی جو پائی وہ صبر سے پائی اور اگر صبر مردوں میں سے ہوتا تو بڑا سردار ہوتا۔''

عمر ثانی جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رب تعالیٰ جب بندے کو کوئی نعمت عطا فرما کر اس کو چھین لیتے ہیں اور اس کے بدلے میں بندے کو صبر عطا فرماتے ہیں تو یہ صبر اس چھن جانے والی نعمت سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔'' [1]

[1] علامہ ابن قیم نے ''عدۃ الصابرین'' ص ۷۷ پر ان دونوں اقوال کو نقل کیا ہے۔

رب تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں اپنی سب سے بہتر مخلوق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے متعدد قصے بیان فرمائے ہیں کہ کس طرح ان پاکیزہ ہستیوں نے شدائد و مصائب کو بڑے صبر و استقامت اور پامردی کے ساتھ جھیلا پھر رب تعالیٰ نے بھی ان سختیوں اور مصیبتوں کے بعد انہیں آسانیوں اور نعمتوں سے نوازا اور ان نیک بندوں کے ساتھ بڑے لطف و کرم کا معاملہ کیا۔ وہ سب سے پہلی ہستی جسے بارگاہِ الٰہی سے آزمایا گیا، پھر اس کے بعد ان پر بڑی کرم نوازی کی گئی اور بے پناہ آسانیوں سے بہرہ مند کیا گیا وہ اول البشر جناب آدم علیہ السلام ہیں۔ رب تعالیٰ نے آپ کو جنت میں وجود خاکی عطا فرمایا اور ہر طرح کا علم اور ہر چیز کے نام تعلیم فرمائے اور فرشتوں سے سجدہ کروا کر آپ کی تعظیم و تکریم کا مرتبہ جتلایا۔ لیکن اس انعام و اکرام کے ساتھ ہی اس آزمائش میں بھی مبتلا کیا گیا کہ آپ کو جنت کے ایک مخصوص پھل کھانے سے منع کر دیا گیا لیکن بالآخر شیطان نے جو اس سے قبل تا بہ روزِ قیام قیامت راندہ درگاہِ الٰہی قرار دیا جا چکا تھا، آپ کو وسوسہ ڈال کر اس پھل کے کھانے پر تیار کر ہی لیا۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی﴾ (طٰہٰ: ۱۲۱)

''اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔''

پھر اس کے بعد رب تعالیٰ نے آپ کو زمین پر اتار دیا اور جنت کی نعمتوں کی لذت سے وقتی طور پر محروم کر دیا۔ یہاں آپ کو سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ابھی آپ کو جنت کی نعمتوں کے لطف و سرور کا احساس نہ بھولا تھا کہ آپ کے ایک بیٹے نے دوسرے کو جان سے مار ڈالا۔ اور بڑے دکھ کی بات یہ تھی کہ یہ دونوں یعنی قاتل اور مقتول آپ کی پہلی اولاد تھی۔ یقیناً جنت سے نکل آنے کے بعد یہ آپ کی سب سے بڑی اور سخت ترین آزمائش تھی۔

پھر جب آپ کے حزن و ملال، آہ و بکا اور گریہ و زاری کو ایک زمانہ گذر گیا، جس کے ساتھ ساتھ دعاء و استغفار بھی جاری رہا تو رب کی رحمت کو جوش آیا، رحمت الٰہی نے

آپ کی عاجزی وانکساری تذلل وابتہال، خشوع وخضوع اور آنسوؤں کو ڈھانپ لیا تو اپنی عنایت کے ساتھ آپ کے حال پر متوجہ ہوا، آپ کو رستہ دکھلایا اور اس رنج والم سے نجات دلائی۔

جناب سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے بشر ہیں جنہوں نے رب کے حضور دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے تو نامراد نہ لوٹائے گئے، آپ کو آزمایا گیا، جس پر اجر وثواب سے آپ کی جھولی بھر دی گئی، آپ تنگی اور کرب واذیت سے نعمت ووسعت کی طرف نکالے گئے جس سے آپ کے دل کو ڈھارس بندھی آپ کے غم فرو ہوئے، آپ کو یقین ہوگیا کہ رب تعالیٰ آپ کو نت نئی نعمتوں سے نوازتا رہے گا اور تنگیوں کو آپ پر سے ہٹاتا رہے گا۔

آپ جان گئے کہ رب تعالیٰ وہ ذات ہے جب اس سے رحم مانگا جاتا ہے تو وہ سب سے بہتر رحم کرنے والی ذات ہے اور جب اس سے مغفرت طلب کی جاتی ہے تو اس سے بڑھ کر معاف کرنے والا کوئی نہیں اور ہر خیر اس کے ہاں سے اترتی ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ایسا ہی حال آدم علیہ السلام کے بیٹوں کا ہے، بھلا ایسا کون سا بندہ ہوگا جس کو کسی مصیبت اور سختی اور آزمائش وابتلاء سے سابقہ پڑا ہو اور اس تنگی اور تکلیف میں رب تعالیٰ کے سوا کوئی اس کا حامی ومددگار اور اس پر رحم وکرم فرمانے والا ہو، یہ رب رحمان ہی ہے جو اپنے بندوں پر بے حد شفیق وکریم اور مصائب وشدائد سے انہیں نکالنے والا ہے اور ایسا کیونکر نہ ہو کہ خود رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل: ٦٢)

"بھلا کون بے قرار کی التجاء قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا تھا (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔"

ہمارے پیارے رسول خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد ستایا گیا مگر آپ

نے صبر کیا اور جب رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح ونصرت سے نوازا تو آپؐ نے شکر و تواضع کا دامن تھامے رکھا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مجھے خدا کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور خدا کی راہ میں جتنا مجھے ستایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ستایا گیا اور مجھ پر تیس دن اور (تیس) راتیں ایسی (بھی) آئیں کہ میرے اور بلالؓ کے لیے کھانے کی ایسی کوئی چیز نہ تھی جسے کوئی (تر) جگر والا کھا سکے سوائے اتنی سی چیز کے جو بلالؓ اپنی بغل میں چھپا لیتے تھے (یعنی سوائے گنتی کی چند کھجوروں کے اور کچھ بھی کھانے کو نہ ہوتا تھا)۔'' ❶

نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ رب تعالیٰ نے اپنے ہاں ان کے لیے کیا کیا نعمتیں تیار کر رکھی ہیں اسی لیے آپؐ نے باقی کو فانی پر ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا:

"اللهم الرفيق الاعلى، اللهم الرفيق الاعلى."

''اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ یعنی انبیاء و مرسلین کے مسکن ''خطیرۃ القدس'' میں جانا چاہتا ہوں''

(یہ کلمہ آپ ﷺ نے دو دفعہ ارشاد فرمایا) اور آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلنے والے یہ آخری کلمات تھے۔ ❷

اور بھلا ہر تنگی اور کرب و اذیت میں رب تعالیٰ کی طرف نعمت و رحمت، سہولت و آسانی اور راحت و آرام کی امید اور اس کا انتظار کیوں نہ ہو کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

---

❶ اخرجه الترمذى فى كتاب "صفة القيامة" باب "ماجاء فى صفة اوانى الحوض" حديث رقم: ٢٤٧٢ وقال "حديث حسن صحيح"

❷ متفق عليه، اخرجه البخارى فى كتاب "الدعوات" باب "دعا النبى ﷺ اللهم الرفيق الاعلى" حديث رقم: ٦٣٤٨.

''جان لو کہ ناگواریوں پر صبر کرنے میں بے حد خیریں ہیں اور نصرت و مدد صبر کے ساتھ ہی ہے اور کرب (واذیت) کے ساتھ ہی راحت (وآسانی) ہے اور تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہوتی ہے۔''❶

جی ہاں! کوئی مشکل نہیں جس کے بعد آسانی نہ ہو اور کوئی تنگی نہیں جس کے بعد راحت نہ ہو اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وما من شدة الاسيالي لها من بعد شدتها رخاء

''کوئی سختی نہیں کہ جس کے بعد عنقریب نرمی اور آسانی نہ ہو۔''

کسی بزرگ کا کہنا ہے:

''مصیبت زدہ پر تعجب ہے کہ وہ پانچ باتوں سے غافل ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ان پانچ باتوں کے کہنے والے کے لیے رب تعالیٰ نے کیا کیا تیار کر رکھا ہے:

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۵۔ ۱۵۷)

''اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور دبال اور جانوں اور میوں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) خوشخبری سنا دو ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔''

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

❶ اخرجه احمد في "مسنده" ۱/ ۳۰۷۔

﴿الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ﴾ (ال عمران: ۱۷۳۔ ۱۷۴)

''(جب) ان سے لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے پھر وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے، ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔''

(۳) اور فرمایا:

﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ○ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ﴾ (المومن: ۴۴۔۴۵)

''اور میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ غرض اللہ نے موسیٰ کو ان لوگوں کی تدبیر کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آ گھیرا۔''

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(الانبیاء: ۸۷: ۸۸)

''اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے

(اور) بے شک میں قصوروار ہوں۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں۔''

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾

(ال عمران: ۱۴۷۔ ۱۴۸)

''اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار! ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر غلبہ عنایت فرما تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلا دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلا (دے گا) اور اللہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ

''جس نے مشکلات اور سختیوں میں پابندی کے ساتھ ان پانچ آیات کی تلاوت کی اللہ اس کی ان مشکلات کو دور فرمائے گا، کیونکہ رب تعالیٰ نے ان آیات میں اس بات کا وعدہ فرمایا ہے اور حکم نافذ فرمایا ہے کہ جس نے ان آیات کو پڑھا اسے وہی انعامات ملیں گے جو ان آیات میں مذکور ہیں اور یاد رہے کہ رب تعالیٰ کا تو حکم نہ باطل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''جب بھی میرے کسی کام میں مشکل پیش آئی ہے رب تعالیٰ نے اس کے بعد آسانی ضرور پیدا کی ہے اور مشکل کبھی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی کیونکہ رب تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

(ال عمران: ۲۰۰)

''(اے اہل ایمان! کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مراد حاصل کرو۔''❶

جان لیجئے! کہ ''صبر'' خود سے ہوتا ہے اور ''مصابرہ'' یعنی استقامت دشمن کے بالمقابل ہوتی ہے اور ''مرابطہ'' یہ جمنا اور صف بندی اور ہتھیار بندی ہے۔

اور بندے کا ہر حال اپنے پروردگار کے ساتھ ایک نئی طرح کی عبودیت اور بندگی ہوتی ہے۔ پس خوشی کی بندگی ''شکر'' ہے اور مصیبت و پریشانی کی بندگی ''صبر'' ہے۔

ابوالعتاھیہ نے کیا خوب کہا ہے:

یا صاحب الهم ان الهم منفرج	بشر بخير فان الفارج الله
اليأس يقطع احيانا بصاحبه	لا تيأسنّ فان الكافي الله
الله يحدث بعد العسر ميسرة	لا تجزعنّ فان القادر الله
اذا ابتليت فثق بالله وارض به	ان الذی يكشف البلوی هو الله
والله! مالك غير الله من احد	فحسبك الله فی كل لك الله

''اے غم والے! بے شک غم دور ہونے والا ہے تو خیر کی بشارت لے کیونکہ غموں کو دور کرنے والا خود اللہ ہے۔

کبھی مایوسی (غم والے اور) مایوسی والے کو مار ڈالتی ہے۔ پس تو ہرگز مایوس مت ہو کہ خود رب تعالیٰ (ان غموں اور مایوسیوں کو ختم کرنے کے لیے) کافی ہے۔

خود اللہ نے بتلا دیا ہے کہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے پس تو جزع فزع (اور بے صبری کا مظاہرہ) مت کر کہ اللہ (مشکلات ہٹانے پر) قدرت رکھنے

❶ اخرجه البيهقی فی "شعب الايمان" ۷/ ۲۰۵، حديث رقم ۱۰۰۱۰ عن عمر ابن الخطابؓ۔

والا ہے۔
جب تو کسی آزمائش میں پڑ جائے تو رب پر بھروسہ رکھ اور اس سے راضی رہ
کہ مصیبت ہٹانے والا اللہ ہی ہے۔
اللہ کی قسم! اللہ کے سوا تیرا کوئی (مددگار اور پروردگار) نہیں۔ پس ہر حال میں
تجھے اللہ ہی کافی ہے۔"

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

تین باتیں آدمی کو مصیبتوں پر صبر کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔

(۱) نیک بدلے پر نگاہ رکھنا۔

(۲) راحت و آسانی کی روح یعنی اس کی لذت اور سرور کا انتظار کرنا۔

(۳) دو باتوں کی وجہ سے مصیبت و آزمائش کو ہلکا سمجھنا۔

اوّل: آدمی اس مصیبت کی وجہ سے ملنے والی ان نعمتوں کو شمار کرے جو رب تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے ہاں تیار کر رکھی ہیں۔ پس جب وہ ان نعمتوں کو شمار کرنے سے عاجز اور بے بس ہو جائے گا تو یہ مصیبت اس پر آسان ہو جائے گی۔ اور اسے رب تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلہ میں یہ مصیبت سمندر کے مقابلہ میں قطرے کی طرح نظر آئے گی۔

دوم: آدمی اپنے اوپر رب تعالیٰ کی ان نعمتوں کو یاد کرے جو اس مصیبت کے آنے سے پہلے بارگاہِ خداوندی سے اسے مرحمت فرمائی گئی ہیں (غرض ان باتوں میں غور و فکر آدمی کو مصائب و شدائد پر صبر کرنے کے لیے آمادہ کرتی ہیں)[1]

آمدم برسرِ مطلب:

قارئین کرام! امام حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا کی لطیف تالیف "الفرج بعد الشدة" (تنگی کے بعد آسانی) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں مؤلف موصوفؒ نے اختصار کے ساتھ ان خوش نصیب لوگوں اور علماء و صلحاء کا تذکرہ کیا

---

[1] "مدارج السالکین" ج ۲ ص ۱٦٦۔ ۱٦٧ ملخصاً

ہے جنہوں نے مصیبتیں پہنچنے پر صبر وثبات اور عزم واستقلال کا مظاہرہ کیا اور کمال جرأت اور حوصلے کے ساتھ پوری قوت واستقامت سے دین قویم کی سیدھی راہ پر گامزن رہے اور بے مثال صبر کا نمونہ پیش کیا۔

ہم رب ذوالجلال کے حضور اس کے اچھے اچھے ناموں اور بلند صفات کے وسیلے سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اعمال کو خالص اپنے لیے کر لے اور ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق ارزاں فرمائے اور ہمارے علم کا فیض ہم کو بھی اور ہر مسلمان کو پہنچائے۔

اے اللہ! ہمیں نہ تو اپنی قوت پر بھروسہ ہے اور نہ طاقت پر، قوت اور طاقت تیری ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، آسان بات وہی ہے جس کو تو آسان کردے اور تو جب چاہے کلفتوں کو راحتوں میں بدل دے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم و بارك على عبده ورسوله وخيرته من خلقه وعلى اله واصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.

والله من وراء القصد وهو سبحانه الهادى الى سواء السبيل.

محمد ارشاد حسن خلیفہ

میری ادنیٰ کاوش

میں نے اس نادر روزگار کتاب کو منصۂ شہود پر لانے کے لیے جو کچھ کیا ہے، وہ اس سے زیادہ نہیں کہ:

☆ کتاب کے نسخہ کا متعدد دوسرے نسخوں کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔

☆ کتاب کو (جدید انشاء پردازی کے اسلوب میں) منظم و مرتب کیا ہے۔ اور اس کے لیے ہم نے سب سے عمدہ طریق کا انتخاب کیا ہے جس سے قاری سہولت و آسانی کے ساتھ اس کتاب سے مستفید ہو سکتا ہے کہ ہر فقرہ ایک مستقل مضمون پر مشتمل تھا، جدا جدا لکھا ہے اور آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کو قوسین میں منضبط کیا ہے۔ [1]

☆ آثار و احادیث کی تخریج کی ہے اور اس میں ہم نے اپنا نہج یہ مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی حدیث یا اثر صحیحین یا دونوں میں سے کسی ایک میں پایا جاتا ہے تو فقط صحیحین سے ہی اس کی تخریج پر اکتفاء کیا۔ البتہ جو اثر یا حدیث صحیحین میں نہیں ملی اس کی تخریج میں دوسری کتب سنن سے قدرے وسعت سے بھی کام لیا ہے اور حدیث کا حکم بھی بیان کیا ہے۔ اور اس بابت معتمد کتب تخریج سے استفادہ کیا ہے۔

☆ قارئین کی معلومات کے لیے مؤلف کا مفصل ترجمہ ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی ترجمہ کے مآخذ بھی ذکر کر دیئے ہیں۔

---

[1] اور یہی اسلوب بندہ مترجم نے ترجمہ میں بھی برقرار رکھا ہے تاکہ محقق موصوف کی کاوش اردو قالب میں بھی اپنی اثر انگیزی باقی رکھے۔ "نسیم"

مؤلف موصوفؒ کا تعارف

نام ونسب اور کنیت:

آپ کا نام ''حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس'' قرشی'' بغدادی مؤدب ہے۔ علمی دنیا میں آپ ''ابن ابی الدنیا'' کے نام نامی سے پہچانے جاتے ہیں اور آپ کو ''قریشی'' اس لیے کہتے ہیں کہ آپ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

سن ولادت:

آپ ۲۰۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔

پرورش:

خوش قسمتی سے آپ نے ایک ایسے خالص علمی ماحول میں ہوش کی آنکھ کھولی جہاں ہر طرف علم کا غلغلہ اور چرچا تھا کیونکہ آپ ''عروس البلاد'' بغداد میں پیدا ہوئے تھے، جو اس وقت مملکت اسلامیہ کا دارالخلافہ ہونے کا شرف رکھتا تھا۔ اسی لیے بغداد اس وقت بے شمار علماء کی نگاہ توجہ کا مرکز تھا۔ پھر آپ کے والد بھی اپنے وقت کے جید علماء کی صف میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کے والد نے ہشیم بن بشیر، جریر بن عبدالحمید اور ابن عیینہ جیسے نابغہ روزگار محدثین سے روایت کیا، یقیناً ایسا شخص اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت اور اسے علم حدیث سے آراستہ کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کی سب سے بڑی دلیل حافظ ابن ابی الدنیا کے شیوخ اور مرویات کی کثرت ہے۔

آپ کے شیوخ:

آپ نے اپنے والد، سعید بن سلیمان الواسطی، ''سعدویہ'' (یہ آپ کے سب سے قدیم شیخ ہیں) ابراہیم بن منذر الحزامی، خالد بن خداش المھلبی، محرز بن عون، احمد بن جمیل المروزی، علی بن الجعد، خلف بن ہشام، داؤد بن عمرو الضبی، محمد بن حسین البرجلانی اور بے شمار مشائخ سے حدیث کا سماع کیا۔

آپ کے تلامذہ:

آپ سے حارث بن محمد بن ابی اسامہ (یہ آپ کے شیخ بھی ہیں)، ابن ماجہ (انہوں نے تفسیر میں آپ سے روایت کی ہے) ابو علی احمد بن ابراہیم الصحاف، ابو العباس بن عقدہ، ابو سہل القطان، محمد بن خلف ''وکیع'' محمد بن خلف بن المرزبان، ابوذر القاسم بن داؤد الکاتب، ابو علی الحسین بن صفوان البرذعی (انہیں کی روایت سے یہ کتاب ہے) اور بے شمار لوگوں نے روایت کیا ہے۔

آپ کا مقام ومرتبہ اور جلالت وعظمت:

جو شخص علم وورع کے اس درجہ پر فائز ہو وہ یقیناً اس لائق تھا کہ امراء وخلفاء کی اولادیں آپ کے آگے زانوئے تلمذ طے کرتیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: ''آپ نے متعدد خلفاء کی اولادوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا۔''

علماء کا آپ کو خراج تحسین:

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: ''میں نے اپنے والد کے ساتھ ان سے لکھا۔ میرے والد نے کہا: ''یہ صدوق ہیں۔'' خطیب بغدادی کہتے ہیں: ''زہد ورقاق میں متعدد کتابیں لکھیں اور متعدد خلفاء کی اولادوں کی تربیت کی۔''

مزی کہتے ہیں: ''حافظ ابن ابی الدنیا متعدد مشہور اور مفید کتب کے مصنف ہیں۔''

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ ان الفاظ کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں: ''حافظ موصوف مشہور کتب کے مصنف اور خلفاء کی اولاد کے مربّی تھے۔''

اور کسی بزرگ کا کہنا ہے کہ ''حافظ کے علم واخبار کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ جس کے ساتھ بھی بیٹھتے تھے آن واحد میں چاہتے تو اسے ہنسا دیتے اور چاہتے تو اسے رلا دیتے۔''

صالح جزرہ سے جب آپ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ''صدوق ہیں۔''

علامہ سمعانی فرماتے ہیں: ''آپ ثقہ اور صدوق اور زہد ورقاق کی متعدد کتب کے مصنف اور خلفاء کی اولادوں کے معلم تھے۔''

آپ کی تصانیف:

مؤلف کثیر التصانیف تھے خدا نے قلم کو بے پناہ زور بخشا تھا۔ خاص طور پر ترغیب و ترہیب اور وعظ ونصیحت پر متعدد کتابیں لکھیں۔ ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے مصداق آپ کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

- اخبار القبور
- اخبار قریش
- اصلاح المال
- الامر بالمعروف والنهي عن المنكر
- حسن الظن بالله
- ذم الحسد
- ذم الدنيا
- ذم الغضب
- ذم الغيبة
- ذم الفحش
- ذم المسكر
- ذم الملاهي
- الفرج بعد الشدة، وهو كتابنا هذا
- قضاء الحوائج
- كتاب الإخوان
- كتاب الإخلاص

- کتاب البعث والنشور
- کتاب التواضع والخمول
- کتاب الحلم
- کتاب الرغائب
- کتاب السحاب
- کتاب سدرة المنتهى
- کتاب الشيب والتعمير
- کتاب صفة الصراط
- کتاب الصمت
- کتاب العفو
- کتاب فقه النبی ﷺ
- کتاب السحاب
- کتاب المرض والكفارات في الحديث
- کتاب الموت
- کتاب النوادر
- کتاب الهم والحزن
- محاسبة النفس
- مكارم الاخلاق
- من عاش بعد الموت
- هواتف الجن
- کتاب التقوى
- کتاب التوكل على الله
- کتاب الذكر
- کتاب زهد مالك بن دينار
- کتاب المطر
- کتاب الشكر
- کتاب صدقة الفطر
- کتاب صفة الميزان
- کتاب الطواعين
- کتاب تزويج فاطمة رضی اللہ عنہا
- کتاب القناعة
- کتاب مجابوا الدعواة
- کتاب المنامات
- کتاب الموقف
- کتاب الوجل
- کتاب اليقين
- مصائد الشيطان
- مكائد الشيطان
- مناقب بني العباس
- کتاب فضائل شهر رمضان

وفات حسرت آیات:

ابوالقاسم الازھری کہتے ہیں: مجھے قاضی ابوالحسین بن ابی عمر محمد بن یوسف سے یہ بات پہنچی، وہ کہتے ہیں: ''جس دن حافظ ابن ابی الدنیا نے اس دارفانی سے کوچ کیا میں صبح سویرے قاضی اسماعیل بن اسحٰق کے پاس گیا اور ان سے کہا:

''اللہ قاضی کے درجے بلند کرے۔'' تو انہوں نے کہا: ''اللہ ابوبکر (ابن ابی الدنیا) پر رحم کرے کہ اس کے ساتھ بے شمار علم بھی اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اے نوجوان! یوسف کے پاس جا کہ وہ ان کا جنازہ پڑھے۔ چنانچہ یوسف بن یعقوب آئے اور انہوں نے ''شونیزیہ'' میں امام موصوف کا جنازہ پڑھا اور وہیں ان کی تدفین کی۔

ابوالحسین بن المنادی، عبدالباقی بن قانع اور احمد بن کامل قاضی کہتے ہیں: ''آپ نے جمادی الاولیٰ ۲۸۱ ہجری میں وفات پائی۔''

مآخذ ترجمہ:

(۱) الانساب للسمعانی: ۴/۱۷۴۔۲۷۴

(۲) تاریخ بغداد للخطیب: ۱۰/۸۹

(۳) تہذیب الکمال للحافظ المزی: ۱۶/۷۲۔۷۸

(۴) سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۳/۳۹۷۔۴۰۰

(۵) تاریخ الاسلام للذہبی: ۲۱/۲۰۶/۲۰۷

(۶) الوافی بالوفیات للصفدی: ۱۷/۲۸۱

(۷) تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/۱۱

''الفرج بعد الشدّة''

تنگی کے بعد آسانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والتسلیم علی سیدنا محمد خاتم النبیین و امام المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

امابعد!

الفرج بعد الشدة

یہ امام حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا کی تصنیف لطیف ہے اس کتاب کو امام موصوف سے ابوالحسین بن صفوان بن اسحٰق البردعی نے، ان سے ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے، ان سے النقیب ابوالفوارس طراد بن محمد زینبی نے، ان سے شہدہ بنت احمد بن فرج ابری کاتبہ نے، ان سے المؤتمن ابوالقاسم یحییٰ بن نصر بن ابی القاسم (رحمہم اللہ تعالیٰ برحمتہ) نے روایت کیا ہے۔

متعدد مشائخ نے ہمیں بیان کیا ہے، جن میں:

الامام العالم، الفاضل، العلامۃ الحبر، الفہامۃ المحقق، ''صفی الدین ابو الفضائل عبدالمومن بن الشیخ الامام، العالم کمال الدین ابومحمد عبدالحق بن ابی بکر بن علی ''البشیر یہ'' کے مدرس، مذہب حنبلیہ کے استاد ہیں، وہ کہتے ہیں:

ہمیں امام حافظ صدرالدین ابوعبداللہ احمد بن محمد بن الانجب الکسار، مہدی بن عبدالوہاب بن ابی الدینہ اور محمد بن المبارک بن عبداللہ عتیق یزدی نے بیان کیا، یہ تینوں

حضرات کہتے ہیں:

ہمیں ابوالقاسم بن نصر بن ابی القاسم بن قمیرہ نے بیان کیا۔

وہ کہتے ہیں، ہمیں کاتبہ شہدہ بنت احمد بن فرج ابری نے بیان کیا۔

وہ کہتی ہیں ہمیں النقیب ابوالفوارس طراد بن محمد زینبی نے بیان کیا:

وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالحسین علی بن محمد بن بشران نے بیان کیا۔

وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعلی الحسین بن صفوان البردعی نے بیان کیا۔

شیخ صفی الدین کہتے ہیں:

''ہمیں الشیخ الامام العالم مجد الدین ابواحمد عبدالصمد بن احمد بن عبدالقادر بن ابی الجیش المقری نے بیان کیا،

وہ کہتے ہیں ہمیں ابواسحق ابراہیم بن عثمان بن یوسف الکاشغری نے بیان کیا،

وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالحسن علی بن تاج القراء نے ابن السبتی سے، انہوں نے ابن بشران سے، انہوں نے ابن صفوان سے، انہوں نے ''ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا قرشی'' سے بیان کیا (یہاں تک کی سند مؤلف موصوف تک پہنچتی ہے، آگے علامہ ابن ابی الدنیا) فرماتے ہیں:

''تھوڑی روزی پر راضی ہونے والے کا تھوڑا عمل بھی قبول ہوتا ہے۔

(۱) ہمیں ابوسعید عبداللہ بن شبیب بن خالد المدینی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہمیں اسحق بن محمد الفروی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں مجھے سعید بن مسلم بن بانک نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ وہ اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''(مصیبت کے وقت) رب تعالیٰ کی طرف سے آسانی (آنے) کا انتظار کرنا عبادت ہے اور جو تھوڑے رزق پر راضی ہوگیا تو رب تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوجائیں گے۔'' ❶

---

❶ علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مطلب یہ ہے کہ جو تھوڑی نفلی عبادات کرے رب تعالیٰ اس

آسانی کا انتظار کرنا عبادت ہے:

(۲) (ابن ابی الدنیا کہتے ہیں) ہمیں محمد بن عبداللہ ارزی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حماد بن واقد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، میں نے اسرائیل بن یونس کو ابواسحٰق ہمدانی سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"رب تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ رب تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس سے اس کا فضل مانگا جائے اور سب سے افضل عبادت (تنگی میں) "آسانی (آنے) کا انتظار کرنا ہے۔"❶

صبر سے بڑھ کر بہتر بات کوئی نہیں:

(۳) حافظ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں) ہمیں ابوخیثمہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں میرے والد نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، مجھے عطا بن یزید الجندعی نے بیان کیا کہ انہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"کسی شخص کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشائش والی بات عطا نہیں کی گئی۔"❷

اس پر عتاب نہ فرمائیں گے تا کہ یہ مطلب ہے کہ ترک فرائض پر عتاب نہ فرمائیں گے۔" (فیض القدیر، ج۳/ ص ۵۲) ابن عساکر رحمہ اللہ (تاریخ دمشق ۵۷/ ۱۲۸۔ ۱۲۹) حافظ عراقی (المغنی عن حمل الاسفار ۲/ ۱۱۵۷) اور علامہ مناوی رحمہ اللہ (فیض القدیر ۲/ ۵۲) نے اس حدیث کو ذکر کر کے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

❶ اخرجه الترمذی فی کتاب "الدعوات" باب "فی انتظار الفرج وغیر ذلك" حدیث رقم: ۳۵۷۱۔ وقال "هکذا روی حماد بن واقد هذا الحدیث وقد خولف فی روایته، وحماد بن واقد هو الصفار وهو عندنا شیخ بصری"

❷ اگرچہ یہ حدیث ہمیں اس سند کے ساتھ تو نہیں ملی مگر ابن شہاب کے بعد والی سند کے ساتھ یہ حدیث مشہور ہے اور متفق علیہ ہے۔

اخرجه البخاری فی کتاب "الزکاة" باب "الاستعفاف عن المسئلة" حدیث رقم: ۱٤٦٩۔

جو تقویٰ اختیار کرے اسے ہر تنگی سے نجات ملے گی:

(۴) (حافظ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں)

ہمیں علی بن جعد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں قیس بن ربیع نے ربیع بن منذر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ربیع بن خیثم سے بیان کیا:

ابن خیثم ارشاد باری تعالیٰ:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. (الطلاق: ۲)

''اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا۔''

کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی بندے پر آنے والی ہر تنگی سے نکلنے کی صورت پیدا فرمائے گا۔''❶

تکلیفوں کو دور کرنا رب تعالیٰ کی ایک شان ہے:

(۵) (حافظ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں):

ہمیں ابو عبدالرحمٰن قرشی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں اسحٰق بن سلیمان نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے یونس بن میسرہ سے، انہوں نے ادریس خولانی سے، انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ. (الرحمن: ۲۹)

''وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔''

کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (بھی)

---

❶ مجھے یہ پوری سند تو مل نہیں سکی البتہ ربیع بن منذر سے پہلے کی سند مشہور ہے اور امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں "کتاب الرقاق" میں اس پر ایک باب اس عنوان کے ساتھ قائم کیا ہے: باب "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" قال الربیع بن خثیم "من کل ما ضاق علی الناس" (۵/ ۲۳۷۵)

اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''رب تعالیٰ کی ایک شان (اور اس کا ایک کام) یہ ہے کہ وہ گناہ بخشتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے اور ایک قوم کو بلند اور دوسری کو پست کرتا ہے۔''❶

رب تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کیجیے رب تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے گا

(۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں علی بن جعد نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبدالواحد بن سلیم نے، وہ کہتے ہیں مجھے عطاء بن ابی رباح نے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

''ایک موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! (میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں تو ان کو خوب) یاد کر لے، (وہ یہ کہ) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ (مصائب و بلایا سے) تیری حفاظت کرے گا تو اللہ کی حفاظت کر اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، جب بھی مانگ اللہ عزوجل سے مانگ، جب بھی مدد طلب کر اللہ عزوجل سے مدد طلب کر، (اور یاد رکھ کہ تقدیر کا) قلم (جو لکھ چکا لکھ چکا اور اس کا لکھا) خشک ہو چکا اور (تقدیر کے) دفتر لپیٹ دیئے گئے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر سب لوگ تجھے وہ نفع پہنچانا چاہیں جو اللہ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو تمہیں وہ نفع نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ تمہیں وہ نقصان پہنچانا چاہیں جو اللہ نے تیری تقدیر میں نہیں لکھا تو تمہیں وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔''❷

---

❶ مجھے یہ سند نہیں مل سکی۔

اخرجه ابن ماجه فی "مقدمة سننه" باب "فيما انكرت الجهمية" حديث رقم: ۲۰۲۔

❷ اصل الحديث اخرجه الترمذی فی کتاب "صفة القيامة والرقائق والورع" باب "ماجاء فی صفة اوانی الحوض" حديث رقم: ۲۵۱٦ وقال "هذا حديث حسن صحيح"

نفع ونقصان وہی ہے جو تقدیر میں لکھا ہے:

(۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوسعید المدینی نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابوبکر بن شیبہ الحزامی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن ابراہیم بن مطلب بن ابی وداعہ السہمی نے، وہ کہتے ہیں مجھے زہرہ بن عمرو التیمی نے ابو حازم سے، انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

''اے لڑکے! کیا میں تمہیں چند ایسی باتیں نہ سکھلاؤں جو (دنیا و آخرت میں) تمہیں نفع دیں؟''

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور سکھلایئے)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب بھی مانگے تو اللہ سے مانگ، اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، قلم اس بات کو لکھ کر خشک ہو چکے جو ہونے والی ہے، اگر بندے تمہیں ایسا نفع دینے کی کوشش کریں جو اللہ نے تیری تقدیر میں نہیں لکھا تو وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اگر لوگ تیرا وہ نقصان کرنا چاہیں جو اللہ نے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو ایسا نہیں کر سکتے اور اگر تو اللہ کے لیے یقین کے ساتھ سچا عمل کر سکے تو کر اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو ناگواریوں پر صبر کرنے میں بے پناہ خیر ہے اور جان لے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے اور مشکل کے ساتھ راحت ہے۔''❶

استغفار کی کثرت ہر تنگی سے نجات دیتی ہے:

(۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں عبداللہ بن ابی بدر نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ولید بن مسلم نے حکم بن مصعب

---

❶ مجھے یہ سند نہیں مل سکی۔ وقد اخرجه الحاكم في "المستدرك" وقال: "هذا حديث كبير عالٍ......" ثم قال "وقدروى باسانيد عن ابن عباس غير هذا"

سے، انہوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو کثرت کے ساتھ استغفار کرے رب تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر تنگی سے خلاصی نصیب فرماتے ہیں اور اسے وہاں سے رزق دیتے ہیں جہاں سے (ملنے کا) اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔'' ❶

رب کا تقویٰ بندے کو کافی ہے:

(۶) حافظ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں:

مجھے ابراہیم بن راشد نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبدالرحمٰن بن حماد الشعیثی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں کہمس بن حسن نے ابوسلیل سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت تلاوت کر کے سنائی:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. (الطلاق: ۲۔۳)

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (ملنے کا) اسے وہم (وگمان) بھی نہ ہوگا اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔''

پھر فرمایا: ''اے ابوذر! اگر سب کے سب لوگ اس کو لازم پکڑ لیں تو یہ آیت انہیں (دنیا و آخرت کے سب غموں میں) کافی ہو جائے۔'' ❷

---

❶ مجھے یہ سند نہیں مل سکی۔ واخرجه الحاكم فى "المستدرك" (۲۹۱/٤) حديث رقم۷٦۷۷، بلفظ "من اكثر الاستغفار......" ثم قال "هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجا"

❷ مجھے یہ سند نہیں ملی واخرجه ابن ماجه فى كتاب "الزهد" باب "الورع والتقوى" حديث رقم: ٤٢٢٠۔

جو مانگنا ہے رب سے مانگ:

(۱۰) حافظ ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: ہمیں اسحق بن اسماعیل نے، وہ کہتے ہیں ہمیں سفیان نے مسعر سے انہوں نے علی بن بذیمہ سے انہوں نے عبیدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"(یا رسول اللہ!) فلاں لوگوں نے مجھ پر غارت ڈالی اور میرے اونٹ اور اولاد کو لوٹ کر لے گئے ہیں (میں تو لٹ گیا، فرمایئے، اب میں کیا کروں)"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"(ہمارا بھی حال سن لو کہ آج) آل محمدؐ کے فلاں فلاں گھر میں کھانے کا ایک مد یا ایک صاع بھی نہیں (مگر وہ اس تنگی اور بھوک میں بھی اللہ ہی سے مانگتے ہیں) تو، تو (بھی) اللہ سے مانگ۔" پس جب وہ آدمی گھر گیا اور گھر والی نے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا ارشاد فرمایا تو اس نے سارا ماجرا سنا دیا اس پر وہ عورت بولی: "رسول اللہ نے تمہیں کیا ہی اچھا جواب دیا ہے۔" چنانچہ کچھ عرصہ بھی نہ گذرا کہ رب تعالیٰ نے اسے اس کے اونٹ اور اولاد کو لوٹا دیا اور پہلے سے بھی زیادہ دیا۔ اس آدمی نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر قصہ گوش گذار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بے حد خوش ہوئے اور) منبر مبارک پر تشریف فرما ہوئے اور (پہلے) رب تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ (بھی اس شخص کی طرح) رب تعالیٰ ہی سے مانگا کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ آیت تلاوت کر کے سنائی:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (الطلاق: ۲۔۳) [1]

---

[1] اخرجه الحاكم، فى "المستدرك" (۱/ ۷۲۷) حديث رقم: ۱۹۹۳ وقال "هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے:

(۱۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں خالد بن خداش نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبدالرزاق نے بشر بن رافع حارثی سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"لا حول ولا قوۃ الا باللہ" ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری غم ہے۔" ❶

تکلیف کی گھڑیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں

(۱۲) حافظ ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں:

مجھے ابو جعفر احمد بن سعد نے، وہ کہتے ہیں، ہمیں قران بن تمام نے ابو بشر حلبی سے، انہوں نے حسنؒ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تکلیف کی گھڑیاں خطاؤں کی گھڑیوں (کی خطاؤں) کو ختم کر دیتی ہیں۔'' ❷

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے:

(۱۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں علی بن جعد اور اسحٰق بن اسماعیل نے، وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابو سوداء سے، انہوں نے ابو مجلز سے بیان کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مجھے مطلق پرواہ نہیں کہ میں کس حال میں صبح کروں خواہ وہ حال مجھے پسند ہو یا ناگوار کیونکہ میں نہیں جانتا کہ خیر اس حال میں ہے جو مجھے پسند ہے یا اس

---

❶ اخرجه الحاكم في "المستدرك" (١/ ٧٢٧) حديث رقم: ١٩٩٠ وقال: هذا حديث صحيح ولم يخرجاه، وبشر بن رافع الحارثي ليس بمتروك وان لم يخرجاه.

❷ اخرجه هذا الاسناد البيهقي في "شعب الايمان" (٧/ ١٨١) حديث رقم: ٩٩٢٦۔

حال میں ہے جو مجھے ناگوار ہے۔"❶

اللہ نے ناگواریوں میں خیر رکھی ہے:

(۱۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ہمیں ابراہیم بن سعد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابواسامہ نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

"اگر ناگواریوں میں ہمارے لیے خیر نہیں ہے تو پھر راحتوں میں بھی خیر نہیں۔"❷

زمین و آسمان کی ہر مصیبت پہلے ہی سے تقدیر میں لکھی ہے:

(۱۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں یعقوب بن ابراہیم العبدی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے منصور بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا' وہ فرماتے ہیں:

"میں (ایک موقع پر) حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کہا: "ان سے (ذرا) اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھیے (کہ اس کا مطلب کیا ہے، ارشاد ہے:)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا. (الحديد: ۲۲)

"کوئی مصیبت ملک میں اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔"

چنانچہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

---

❶ اخرجه ابو نعيم فى الحلية (۷/ ۲۷۱) من كلام عمر بن الخطابؓ۔

❷ لم اقف عليه الا عند المصنف فى كتابه "الاشرف فى منازل الاشراف" ص ۱۴۲، حديث رقم: ۷۱۔

''سبحان اللہ! اس بات میں کسے شک ہے؟ زمین وآسمان کی ہر مصیبت کو رب تعالیٰ نے جانوں کو پیدا کرنے سے پہلے اپنی کتاب میں لکھ رکھا ہے۔''❶

دنیا کے غموں سے چھٹکارا صبر ہی سے حاصل ہوسکتا ہے:

(۱۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسین نے، وہ کہتے ہیں ہمیں یزید بن ہارون نے، وہ کہتے ہیں ہمیں شریک بن خطاب عنبری نے مغیرہ ابو محمد سے انہوں نے حسن سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اپنے آپ کو دنیا کے غموں میں ڈال اور صبر کے ذریعے ان سے نکل (یعنی اگر پریشانیاں پیش آئیں تو صبر ہی ان سے نجات دلاسکتا ہے)''❷

بے قراریوں میں اللہ کو پکارنا مصیبتوں کو ٹالتا ہے:

(۱۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے قاسم بن ہاشم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالیمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں صفوان بن عمرو نے ابو بحیر الحق غزوانی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

''از دمہر ''سکیرج'' مقام پر اسی ہاتھیوں کے ساتھ ہم پر چڑھ آیا، ہاتھیوں کے اس دیوہیکل جھنڈ کو دیکھ کر گھوڑے بدکنے اور صفیں تتر بتر ہونے لگیں۔ محمد بن قاسم یہ منظر دیکھ کر بڑے دلگیر ہوئے انہوں نے ''حمص'' کے امیر عمران بن نعمان اور لشکروں کے امراء کو پکارا، (اس سے ان میں ایک نیا ولولہ پیدا ہوا) اور وہ جتنا ہوسکا (ایک بار پھر دشمن سے بھڑ جانے کے لیے) کمر بستہ ہوگئے لیکن جب (دشمن پر غلبہ پانا) بے حد دشوار ہوگیا تو محمد بن قاسم نے بار بار پکار کر یہ دعا پڑھی: ''**لاحول ولا قوة الا باللہ**''

---

❶ اخرجه بهذا الاسناد الطبري في "تفسيره" (۲۷/ ۲۳٤)

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۱۲٤) حديث رقم: ۹۷۱۹

تو رب تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ہاتھیوں (کی پیش قدمی) کو روک دیا وہ یوں کہ ان پر گرمی کو مسلط کر دیا جس سے پیاس نے ان کے سینوں کو چھلنی کر دیا اور ہاتھی پانی کی طرف کچھ اس طرح بھاگے کہ ان کے سائیس انہیں کسی طرح روک نہ سکے یہ منظر دیکھ کر لشکرِ اسلام کے گھڑ سواروں نے ان پر حملہ بول دیا اور اللہ کے حکم سے انہیں فتح نصیب ہوئی۔'' ❶

لاحول ولاقوۃ الا باللہ دشمنوں کو شکست سے دوچار کرتا ہے:

(۱۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے قاسم بن ہاشم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالیمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں صفوان بن عمرو نے مشائخ سے بیان کیا کہ

''حبیب بن مسلمہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب ان کا دشمن سے سامنا ہو یا کسی قلعہ پر چڑھائی کرنا ہو تو ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' کہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دن ایک قلعہ پر حملہ کیا جس سے رومی شکست کھا کر بھاگے اور مسلمانوں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو پڑھا تو اس قلعہ کے در و دیوار (ایک دھماکے سے) پھٹ گئے (اور وہ قلعہ زمین بوس ہوگیا)۔'' ❷

غموں کو خاطر میں نہ لائیے:

(۱۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمیں محمد بن اسحٰق نے، وہ کہتے ہیں ہمیں سعید بن ابی مریم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں نافع بن یزید نے وہ کہتے ہیں ہمیں عیاش بن عباس نے بیان کیا کہ انہیں عبدالملک بن

---

❶ مجھے یہ سند نہیں مل سکی البتہ دولابی نے ''الاسماء والکنیٰ'' (۳/ ۱۱۸۸، ۱۱۹۰) حدیث رقم: ۲۰۸۵ میں یہ قصہ نقل کیا ہے لیکن وہاں رواۃ کے ناموں اور خود نفس قصہ کے متن میں اختلاف ہے۔

❷ اخرجه البيهقي في ''دلائل النبوة'' (۷/ ۱۱۳)

نافع معافری نے بیان کیا کہ انہیں جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم نے خالد بن رافع سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اپنی پریشانی کی زیادہ پرواہ مت کرو کہ جو مقدر (میں لکھا) ہے وہ ہو کر رہے گا اور تیری روزی تجھ تک پہنچ کر رہے گی۔''❶

دعا کی کثرت باعث برکت ہے:

(۲۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں اہل مرو کے ایک شخص ''ابوروح'' نے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

''محمد بن علی (ایک دفعہ) محمد بن منکدر کے پاس سے گذرے (کیا دیکھا کہ وہ پریشان بیٹھے ہیں) تو ابن علی نے (ابن منکدر سے) پوچھا: ''کیا بات ہے میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ تو ابو حازم نے بتلایا کہ ''یہ قرض سے پریشان ہیں جس نے انہیں گراں بار کر رکھا ہے (اور اترنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی)۔''

محمد بن علی نے کہا: ''ان کے لیے دعا کر کے ان کی مدد کرو۔''

ابو حازم نے کہا: ''ہاں! (یہ اچھی بات ہے)

محمد بن علی نے کہا: ''رب تعالیٰ بندے کی اُس حاجت میں برکت ڈال دیتے ہیں جس میں وہ رب تعالیٰ سے خوب دعا کرتا ہے خواہ وہ حاجت کیسی بھی ہو۔''❷

ناگواریاں رب کی یاد دلاتی ہیں:

(۲۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عبدالرحمٰن بن صالح نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابوروح نے بیان کیا وہ کہتے ہیں،

---

❶ اخرجه بهذا الاسناد البيهقي في "شعب الايمان" (۲/ ۶۹-۷۰) حديث رقم: ۱۱۸۸

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۱۰) حديث رقم: ۱۰۰۳۲۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''بندہ جس بات کو ناگوار سمجھتا ہے وہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہوتی ہے جسے وہ محبوب رکھتا ہے کیونکہ ناگواری بندے کو دعا پر ابھارتی ہے اور جو چیز اسے محبوب ہوتی ہے وہ اسے (رب سے) غافل کر دیتی ہے۔''❶

اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزماتا ہے:

(۴۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مجھے علی بن جعد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں میں نے ابووائل کو کردوس بن عمرو سے بیان کرتے سنا (یہ گذشتہ آسمانی کتابوں کے عالم تھے) وہ کہتے ہیں کہ:

''رب تعالیٰ نے اپنی (گذشتہ) کتابوں میں یہ بات بھی نازل کی تھی:

''رب تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو (کسی آزمائش میں) اس لیے مبتلا کرتے ہیں تاکہ اس کی آہ وزاری (اور فریاد اور دعاؤں) کو سنے۔''❷

آزمائشوں میں دعا اور عافیت میں شکر کیجیے:

(۴۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور ابونصر تمار کہتے ہیں ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ابوداؤد یہ کہا کرتے تھے:

''پاک ہے وہ ذات جو مصیبت میں دعا کی توفیق دیتی ہے اور پاک ہے وہ ذات جو نعمتوں میں شکر کرنے کی توفیق دیتی ہے۔''❸

---

❶ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۱۱) حديث رقم: ۱۰۰۳۳۔

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۱٤٥) حديث رقم: ۹۷۸۷ عن كردوس بن عمرو۔

❸ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (۹۸/۱۷)

تقدیر پر راضی رہنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے:

(۲۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسین نے، وہ کہتے ہیں مجھے عمار بن عثمان نے، وہ کہتے ہیں مجھے بشر بن بشار مجاشعی نے بیان کیا: (یہ بڑے عابد و زاہد تھے) وہ کہتے ہیں:

''میں نے ایک عابد سے کہا، مجھے کوئی وصیت کیجئے!''

اس نے کہا: ''(خود کو تقدیر کے حوالہ کر دے کہ) جہاں تجھے تقدیر لا ڈالے، اپنا آپ وہیں ڈال دے اس سے تیرا دل بے حد بے فکر ہو جائے گا۔ اور غم کم ہو جائیں گے اور تقدیر پر خفا ہونے سے بچنا ورنہ تجھ پر (اللہ کی) ناراضی نازل ہوگی اور تجھے اس کی خبر تک نہ ہوگی کہ اللہ تجھ پر ناراض ہے۔'' ❶

مصیبت لوگوں سے بیان کرنے سے نہیں بلکہ رب سے بیان کرنے سے ختم ہوتی ہے:

(۲۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عاصم بن عمر بن علی بن مقدام نے، وہ کہتے ہیں ہمیں میرے والد نے سفیان ثوری سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو اسماعیل بشیر کو کہتے سنا کہ وہ سیار بن ابی حمزہ سے، وہ طارق بن شہاب سے، وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جسے کوئی حاجت پیش آئی اور اس نے وہ حاجت لوگوں پر پیش کر دی تو رب تعالیٰ اس کے (فقر و) فاقہ کو بند نہ فرمائیں گے اور اگر اس نے وہ حاجت رب کے حضور پیش کی تو قریب ہے کہ رب تعالیٰ اس کو اسی وقت دور فرما دیں یا (اس کے بدلے میں) بعد میں اس کو روزی عطا فرمائیں۔'' ❷

---

❶ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (١/ ٢٢٤) حديث رقم: ٢١٧۔

❷ اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث مجھے نہیں ملی۔ اخرجه احمد في "مسنده" (١/ ٤٤٢) حديث رقم: ٤٢١٩۔

جو رب کا ہو گیا وہ اسے ہر غم میں کافی ہو جائے گا:

(۲۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم بن اشعث نے، وہ کہتے ہیں ہمیں فضیل بن عیاض نے ہشام سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

> ''جو (سب سے) کٹ کر اللہ کا ہو گیا تو اللہ اس کو ہر مشکل میں کافی ہو جائے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (ملنے کا) اسے وہم (وگمان) بھی نہ ہوگا اور جو (اللہ سے کٹ کر) دنیا کا ہو رہا تو اللہ اسے دنیا کے حوالے کر دیں گے۔''❶

رب تعالیٰ سے ہر وقت مانگتے ہی رہیے:

(۲۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں احمد بن یوسف بن خالد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں رویم بن یزید نے، وہ کہتے ہیں ہمیں لیث بن سعد نے عیسیٰ بن محمد بن ایاس بن بکیر سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے، انہوں نے (قبیلہ) اشجع کے ایک آدمی سے، انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

> ''ساری زندگی (ہر وقت رب تعالیٰ سے) خیر مانگتے (ہی) رہو اور رب تعالیٰ کی رحمت کے جھونکوں (اور اس کی عنایتوں) کی ٹوہ میں (اور ان کے درپے) رہو کہ بے شک رب کی رحمت کے جھونکے ہیں (جو اپنے مخصوص اوقات میں چلتے ہیں) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نصیب فرماتا ہے اور رب تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرو کہ تمہارے عیبوں کو چھپائے رکھے اور تمہارے خوفوں کو امن (سے بدل) دے۔''❷

---

❶ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۲/ ۲۸) حدیث رقم: ۱۰۷۶۔

❷ مجھے یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ نہیں ملی۔ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۲/ ۴۳) حدیث رقم: ۱۱۲۳۔

ہر کمالے را زوالے:

(۲۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں احمد بن ابراہیم العبدی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے علاء بن عبدالجبار نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبدالصمد العمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں میں نے مالک بن دینار کو اپنی مرض الوفات میں کہتے سنا اور میں نے انہیں یہ آخری بات کرتے سنا کہ:

"نعمت تکلیف کے کس قدر قریب ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے پیچھے آتی ہیں اور (بالآخر اس دنیا میں) دونوں کو زوال ہے (کہ نہ نعمت رہتی ہے اور نہ تکلیف)۔"❶

راحت اور تکلیف کا ساتھ اٹوٹ ہے:

(۲۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں علی بن جعد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے، انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

"اگر تنگی کسی بل میں جا گھسے تو آسانی بھی مجبور ہو کر بالآخر (اسی بل میں) اس کے ساتھ جا گھسے، پھر آپ نے فرمایا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. (الانشراح: ٥-٦)

"ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"❷

---

❶ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٥٦/ ٤٣٨) من كلام مالك بن دينار۔

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (٧/ ٢٠٦) حديث رقم: ١٠٠١١، وقال: "وروى هذا من وجه اخر مرفوعا وهو ضعيف" من كلام عبدالله ابن مسعودؓ۔

تنگی آسانی پر غالب نہیں آ سکتی:

(۳۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں خالد بن خداش نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے، انہوں نے اسلم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں، (ایک محاذ پر) سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ محصور ہو گئے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں یہ لکھ بھیجا:

''رب تعالیٰ نے جب بھی میرے کسی معاملہ میں تنگی کی ہے مگر اس کے بعد آسانی (ضرور) کی ہے کیونکہ تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی کہ رب تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (ال عمران: ۲۰۰)

''مومنو! کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ مراد حاصل کرو۔''[1]

اندھیری تہوں میں بھی پکار اللہ ہی سنتا ہے:

(۳۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے حسن بن علی نے، وہ کہتے ہیں مجھے احمد بن صالح نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں مجھے ابوصخر نے بیان کیا کہ انہیں یزید الرقاشی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا (اور میرے علم میں صرف سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا):

''جناب یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ میں اس بات کا خیال آیا کہ وہ رب تعالیٰ کو (توبہ و انابت کے) کلمات کے ساتھ پکاریں تو آپ نے یہ دعا مانگی:

---

[1] اخرجه مالك في "الموطا" (۲/۴٤٦) حديث رقم: ۹٦۱۔

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. ''اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بے شک میں قصوروار ہوں۔''

تو وہ دعا عرش کے گرد (ہلکی ہلکی آواز کے ساتھ) چکر لگانے لگی تو (اس کی بھنبھناہٹ سن کر) فرشتے کہنے لگے:

''اے پروردگار! یہ ایک جانی پہچانی (مگر) کمزور سی آواز ہے جو دور دیار سے آ رہی ہے۔''

رب تعالیٰ نے فرمایا:

''کیا تم اس (آواز) کو پہچانتے ہو؟''

فرشتے بولے: ''اے پروردگار! (آپ ہی زیادہ جانتے ہیں) یہ کون ہے؟ (جس کی یہ آواز ہے؟) رب تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ میرا بندہ یونس ہے۔''

فرشتے بولے: ''تیرا وہ بندہ یونس جس کے ہمیشہ اوپر مقبول اعمال اور قبول دعائیں ہی آتی رہی ہیں؟'' (پھر) فرشتے (دوبارہ) عرض کرنے لگے: ''اے پروردگار! کیا آپ رحم نہیں فرماتے کہ جو آپ آسانی میں (ان کے ساتھ سلوک) کرتے رہے ہیں (وہ سلوک اب بھی کریں) کہ انہیں (اس کرب و) بلا سے نجات دیں؟''

رب تعالیٰ نے فرمایا:

''کیوں نہیں! پھر مچھلی کو حکم دیا تو اس نے آپ کو (کھلے میدان میں ساحل پر) پھینک دیا۔''

ابو صخر کہتے ہیں:

''مجھے ابن قسیط نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا:

''یونس ایک کھلے میدان میں پھینکے گئے اور رب تعالیٰ نے ان کے لیے ''یقطینہ'' کو اگایا، ہم نے عرض کیا: ''اے ابو ہریرہ! (یہ) یقطینہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''یہ کدو کا درخت ہے۔ آگے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر رب تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے

ایک پہاڑی بکری مقرر فرمائی جو گھاس پھونس کھا کر آپ علیہ السلام کو صبح و شام اپنے تھنوں کا دودھ پلاتی تھی۔ یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے (بال) اُگ آئے۔"❶

(۴۲) اور امیہ بن صلت رحمہ اللہ اسلام لانے سے قبل اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ شعر کہا کرتے تھے:

فانبت یقطینا علیه برحمة من الله لولا الله القی ضاقیا

"رب تعالیٰ نے اپنی رحمت سے کدو کا درخت اگا دیا اگر اللہ نہ ہوتا تو میں دھوپ میں کھلے آسمان تلے پڑا رہتا۔"❷

دعائے یونس علیہ السلام بلائیں ٹالتی ہے:

(۴۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ہارون بن سفیان نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبداللہ بن محمد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن مہاجر قرشی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم بن محمد بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: "(ایک دفعہ) ہم خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتلاؤں (یعنی ایک دعا نہ سکھلاؤں) کہ جب تم میں سے کسی پر اس کے کسی دنیا کے معاملے میں کوئی مصیبت یا بلا نازل ہو (اور) وہ بندہ اپنے رب کو (اس دعا کے ساتھ) پکارے تو رب تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دے؟"

لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ والحدیث اخرجه ابن ابی حاتم فی "تفسیرہ" (۱۰/ ۳۲۲۸) حدیث رقم: ۱۸۲۸۱۔

❷ ذکرہ ابن جریر الطبری فی "تفسیرہ" (۲۳/۱۰۳)

''(وہ) مچھلی والے (پیغمبر یعنی جناب حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا ہے کہ انہوں نے یہ دعا مانگی تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. (الانبیاء: ۸۷) ❶

قارون کا عجیب قصہ

(۳۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابراہیم بن راشد نے، وہ کہتے ہیں مجھے داؤد بن مہران نے ولید بن مسلم سے انہوں نے مروان بن جناح سے انہوں نے یونس بن میسرہ بن حلبس سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

''سمندر کی اندھیری (تہوں) میں قارون کی ملاقات حضرت یونس علیہ السلام سے ہوگئی تو قارون نے آپ علیہ السلام کو پکار کر کہا:

''اے یونس! اللہ سے معافی مانگیے کہ آپ اللہ کو پہلے قدم پر ہی جو آپ اللہ کی طرف اٹھائیں گے، پائیں گے۔''

تو حضرت یونس علیہ السلام نے (یہ سن کر) فرمایا:

''(مجھے تو توبہ و استغفار کی تلقین کرتے ہو) مگر تجھے توبہ کرنے سے کس چیز نے باز رکھا تھا؟ قارون بولا:

''میری توبہ میری چچازاد کے حوالہ کر دی گئی تھی انہوں نے میری توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔'' ❷

انوکھی جگہ پر اللہ کی عبادت

(۳۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ اخرجه الحاكم في "المستدرك" (۱/ ۶۸۵) حديث رقم: ۱۸۶۴۔

❷ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ اخرجه ابو نعيم في "الحلية" (۵/ ۲۵۱)

ہمیں عیاش بن یزید نے، وہ کہتے ہیں ہمیں اسحٰق بن ادریس نے، وہ کہتے ہیں ہمیں جعفر بن سلیمان نے عوف سے انہوں نے سعید بن ابی الحسین سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

''جب مچھلی نے جناب یونس علیہ السلام کو نگل لیا اور آپ یہ سمجھے کہ اب مجھے موت آ گئی ہے تو آپ علیہ السلام نے دونوں پاؤں پھیلا دیئے لیکن جب (کافی دیر بعد بھی) آپ علیہ السلام نہ مرے تو اٹھ کھڑے ہوئے اور اللہ کی عبادت کرنے لگے۔

آپ علیہ السلام نے اپنی دعا میں یہ کہا:

''میں نے تمہیں وہاں (وہاں) سجدہ کیا جہاں کسی نے بھی سجدہ نہ کیا۔'' ❶

سمندر کی تہوں میں رب کو سجدہ

(۳۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں اسحٰق بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں ہمیں وکیع نے، وہ کہتے ہیں ہمیں سفیان نے ابوالہیثم سے اور انہوں نے سعید بن جبیر سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ. (الصافات: ۱۴۳)

''پھر اگر وہ (یعنی یونس علیہ السلام) اللہ کی پاکی بیان نہ کرتے۔''

میں مسبحین'' سے مراد ''مصلین'' یعنی ''نماز ادا کرنے والے'' ہیں۔ ❷

تین اندھیروں میں رب کی پاکی بیان کرنا

(۳۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ وذکرہ القرطبی فی تفسیرہ" (۱۱/ ۳۳۲) وساق اسناد ابن ابی الدنیا کاملا.

❷ مجھے یہ اسناد مل ہی نہیں سکی۔

ہمیں یوسف بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''بیت المال'' میں بیان فرمایا کہ:

''جب مچھلی نے جناب یونس علیہ السلام کو نگل لیا تو انہیں زمین کی تہہ کی طرف لے چلی، وہاں حضرت یونس علیہ السلام نے (تہہ میں پڑی) کنکریوں کی تسبیح سنی تو ان اندھیروں، تین اندھیروں، مچھلی کا پیٹ، رات کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی، میں پکار اٹھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

(تو رب تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ)

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ. (الصافات: ۱۴۵)

''پھر ہم نے ان کو جب کہ وہ بیمار تھے، فراخ میدان میں ڈال دیا۔''

اور آپ علیہ السلام کی حالت اس وقت ایسی تھی جیسے انڈے سے نکلا چڑیا کا بے پر کا بچہ ہوتا ہے۔ ❶

داستان غم یوسف علیہ السلام

(۳۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں مثنیٰ بن عبدالکریم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں زافر بن سلیمان نے یحییٰ بن سلیم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ''ملک الموت'' نے رب تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ وہ جناب یعقوب علیہ السلام کو جا کر سلام عرض کریں۔ رب تعالیٰ نے انہیں اس بات کی اجازت دے دی، انہوں نے حاضر ہو کر سیدنا یعقوب علیہ السلام کو سلام عرض کیا تو جناب یعقوب علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ والاثر اخرجه ابن ابی شيبة فی المصنّف (٦/ ٣٣٨) حدیث رقم: ٣١٨٦٦۔

''تجھے اس ذات کی قسم! جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تم نے یوسف کی جان لے لی ہے؟''

انہوں نے عرض کیا: نہیں۔

پھر ملک الموت نے عرض کیا:

''کیا میں آپ کو چند ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ (جن کے ساتھ) آپ علیہ السلام رب تعالیٰ سے جو بھی مانگیں گے وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔''

جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔''

ملک الموت نے عرض کیا: ''(وہ کلمات یہ ہیں) کہیے:

یا ذا المعروف الذی لا ینقطع ابدا و لا یحصیه غیره.

''اے اس نیکی والے جو کبھی نہ ختم ہو اور کوئی دوسرا (تیرے سوا) اسے شمار نہ کر سکے۔''

(چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی) اور فجر طلوع نہ ہونے پائی تھی کہ آپ علیہ السلام کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لائی گئی۔''❶

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی

(۳۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں ابوالقاسم بن ہاشم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خطاب بن عثمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں محمود بن عمر نے ایک کوفی سے بیان کیا کہ:

''جناب جبرائیل علیہ السلام زنداں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے طبیب! تجھے یہاں میرے پاس کس چیز نے داخل (ہونے پر مجبور) کیا؟''

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا:

❶ اخرجه ابو بكر الدينوری فی "المجالسة و جواهر العلم" ص ٢٦ حديث رقم: ١٢٦

''مجھے آپ کے (رنج والم اور سختی اور مصیبت) نے داخل کیا ہے، آپ یہ دعا مانگئے:

اللهم يا شاهدا غير غائبٍ و يا قريبا غير بعيدٍ و يا غالبا غير مغلوبٍ: اجعل لى من امرى فرجا ومخرجا وارزقنى من حيث لا احتسب.

''اے اللہ! اے حاضر جو غائب نہیں، اے قریب جو دور نہیں، اے غالب جو مغلوب نہیں: میری مصیبت میں میرے لیے خلاصی اور سہولت مقرر کیجئے اور مجھے وہاں سے رزق دیجئے جہاں سے (ملنے کا) مجھے گمان بھی نہ ہو۔''[1]

دعا کرب کو ختم کرتی ہے

(۴۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے حسین بن عبدالرحمٰن نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابو غسان مالک بن ضیغم نے ابراہیم بن خلاد ازدی سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

''حضرت جبرئیل علیہ السلام سیدنا یعقوب پر نازل ہوئے تو انہوں نے جناب جبرئیل علیہ السلام سے اپنی تکلیف کی شکایت کی تو جناب جبرئیل علیہ السلام نے کہا:

''کیا میں آپ کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب آپ وہ دعا مانگیں تو اللہ آپ سے آپ کی مصیبت کو دور کر دیں؟''

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: ''یہ دعا مانگئے:

يامن لايعلم كيف هو الا هو و يامن لا يبلغ قدرته غيره فرج عنى.

''اے وہ ذات کہ جس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ یوسف کا کیا حال ہے اور

---

[1] مجھے یہ اسناد نہیں ملی البتہ بعض مفسرین نے یہ ذکر کیا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے کنویں میں یہ دعا مانگی تھی۔ واللہ اعلم

اے وہ ذات جس کی قدرت تک کوئی دوسرا پہنچ نہیں سکتا میری تکلیف کو مجھ سے دور کر۔"

پس (اس دعا کا مانگنا تھا کہ) بشارت دینے والا آپ علیہ السلام کے پاس آ پہنچا۔" ❶

یعقوب علیہ السلام کی افسردگی وفریاد

(۴۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ہارون بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں سعید بن عامر ضبعی نے معتمر بن سلیمان سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

"یعقوب علیہ السلام کو ایک آدمی ملا اور کہا:

"اے یعقوب! کیا بات ہے آج میں آپ کی وہ حالت نہیں دیکھ رہا جو پہلے تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (فراقِ یوسف کا) لمبا زمانہ اور غموں کی کثرت (نے میرا یہ حال کر دیا ہے)

پھر ایک ملنے والے نے آپ کو کہا:

"(اے یعقوب!) یہ دعا مانگئے:

"اے اللہ! مجھے دنیا وآخرت کے ہر غم اور مصیبت سے خلاصی اور راحت دیجئے اور میرے گناہ معاف کیجئے اور میرے دل میں اپنی امید کو اور مضبوط کیجئے اور اپنے غیر سے میری امید کاٹ دیجئے! یہاں تک کہ مجھے تیرے سوا کسی سے امید ہی نہ رہے۔" ❷

دنیا دار البلاء ہے

(۴۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❷ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔

داؤد بن رشید کہتے ہیں ہمیں ولید بن مسلم نے خلید بن دعلج سے، انہوں نے حسن سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی مصیبت سے بچ سکتا تو آل یعقوب بچتے (لیکن دنیا دارالامتحان ہے) کہ آل یعقوب کو اسّی سال تک مصیبت نے گھیرے رکھا۔''❶

اللہ ہی فریاد سنتا ہے

(۴۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں محمد بن عباد بن موسیٰ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبدالعزیز قرشی نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے غالب القطان سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''جب یوسف علیہ السلام کی تکلیف بڑھ گئی، قید لمبی ہوگئی، کپڑے بوسیدہ ہو گئے، سر پراگندہ ہوگیا اور لوگ آپ سے بے مروت ہوگئے تو اس تکلیف میں آپ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! میں نے اپنے پرایوں سے جو غم اٹھایا ہے اس کی فریاد تم ہی سے کرتا ہوں کہ اپنوں نے تو مجھے چند کوڑیوں کے عوض بیچ ڈالا اور پرایوں نے قید میں ڈال دیا، اے اللہ! مجھے خلاصی (نجات) اور راحت دیجئے۔''

تو رب تعالیٰ نے آپ کو جو مانگا عطا فرمایا۔''❷

میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا

(۴۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ازہر بن مروان رقاشی نے، وہ کہتے ہیں مجھے قزعہ بن سوید نے مؤذن طائف ابو سعید سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔

❷ اخرجه ابو نعيم في "الحلية" (٦/ ١٨٥)

''جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کیا:

''اے یوسف! آپ کی قید سخت ہوگئی؟

یوسف علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں!''

تو جناب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: ''آپ یہ دعا مانگئے!

(آگے وہی دعا ذکر کی جو حدیث رقم ۴۱ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے حوالہ سے گذر گئی ہے) ❶

منت وزاری اللہ کی جائے

(۴۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے مدلج بن عبد العزیز نے ایک قریشی شیخ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ:

''حضرت جبرئیل علیہ السلام سیدنا یعقوب علیہ السلام پر نازل ہوئے اور عرض کیا:

''اے یعقوب! اپنے رب کی منت کیجئے۔''

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ''اے جبرئیل! کیا کہوں؟''

انہوں نے عرض کیا: ''(یہ) کہیے!'' اے بے شمار خیر والے! اے ہمیشہ نیکی کرنے والے!'' اس پر رب تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر یہ وحی فرمائی:

''اے یعقوب! تو نے ایسی دعا کے ساتھ پکارا ہے کہ اگر تیرے دو بیٹے بھی مرے ہوتے تو میں انہیں زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرتا۔'' ❷

غموں کے پہاڑ ہوں تو کیا کیجئے؟

(۴۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے حسین بن عمرو بن محمد قرشی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں میرے والد نے، وہ کہتے

---

❶ مجھے یہ سند نہیں ملی مگر سیوطیؒ نے "الدر المنثور" (۴/ ۵۴۳) میں یہ قصہ نقل کیا ہے۔

❷ اخرجه ابوبکر الدینوری فی المجالسة وجواهر العلم۔ (۴۸۷)

ہیں ہمیں زافر بن سلیمان نے یحییٰ بن عبدالملک سے، انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک شخص کے ساتھ بھائی چارہ تھا (ایک دن) اس نے کہا: اے یعقوب! آپ علیہ السلام کی بینائی کیسے چلی گئی اور کس بات نے آپ کی کمر جھکا دی؟''

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ''بینائی تو یوسف (کے فراق) پر روتے روتے چلی گئی اور کمر بنیامین کے غم نے جھکا دی۔''

اس پر اللہ نے آپ کی طرف وحی بھیجی: ''اے یعقوب! میرے غیر کے آگے اپنا دکھ بیان کرتے ہو؟''

اس پر یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ۔ (یوسف: ۸۶)

''میں اپنے غم واندوہ کا اظہار اللہ ہی سے کرتا ہوں۔''

پھر (رب کے حضور) عرض کیا: ''اے میرے پروردگار! اس بوڑھے پر رحم کیجئے! تو نے میری بینائی چھین لی اور کمر جھکا دی، مجھے یوسف کی خوشبو دوبارہ سونگھایئے جسے میں سونگھ لوں پھر میرے ساتھ جو چاہے کیجئے۔''

پس جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''رب تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ''بشارت لیجئے اور اپنا دل خوش کیجئے، میری عزت کی قسم! اگر (آپ کے) دونوں (بیٹے) مردہ بھی ہوتے تو میں آپ کی خاطر انہیں زندہ اٹھا کھڑا کرتا، پس مسکینوں کے لیے کھانا بناؤ کہ میرے نزدیک سب سے محبوب بندے انبیاء اور مساکین ہیں۔ اور جس بات نے آپ کی کمر کو جھکا دیا ہے اور برادران یوسف نے یوسف کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی پھر تمہارے پاس ایک روزہ دار آیا تھا مگر تم لوگوں نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔''

پس اس کے بعد جناب یعقوب علیہ السلام جب بھی دوپہر کے کھانے کا ارادہ کرتے تو

ایک ندا کرنے والے کو حکم دیتے اور وہ یہ اعلان کرتا: ''جو مسلمان دو پہر کا کھانا کھانا چاہے وہ یعقوب کے ساتھ دو پہر کا کھانا کھائے۔'' اور اگر آپ علیہ السلام روزہ سے ہوتے تو اعلان کرنے والے کو حکم دیتے کہ وہ یہ اعلان کر دے: ''جو مسکین روزہ سے ہو وہ یعقوب کے ساتھ روزہ کھولے۔''❶

کلمات نجات

(۴۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں ابوخیثمہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں یزید بن ہارون نے سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو العالیہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''(تنگی سے) سہولت پیدا کرنے والے کلمات (یہ ہیں):

لا اله الا الله الحليم الكريم، لا اله الا الله العلى العظيم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب العرش الكريم.

''اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم والا کرم والا ہے، اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بلند و برتر ہے، اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔''❷

مصیبت زدہ کی دعا

(۴۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں زید بن اخزم طائی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبدالملک بن عمرو ابو عامر نے، وہ

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی، اخرجه الطبرانى "فى المعجم الاوسط" (٦/ ١٧٠/ ١٧١) حديث رقم: ٦١٠٥

❷ متفق عليه، إخرجه البخارى فى كتاب "الدعوات" باب الدعا عند الكرب" حديث رقم: ٦٣٤٦۔

کہتے ہیں ہمیں عبدالجلیل بن عطیہ نے جعفر بن میمون سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مصیبت زدہ کی دعا (یہ ہے):

"اللهم رحمتك ارجو، فلا تكلني الى نفسى طرفة عين، واصلح لى شأنى كلهٗ شان الدنيا والاخرة فى عفو منك وعافية لا اله الا انت."

"اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس تو پلک جھپکنے کے لیے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے دنیا و آخرت کے سب کام درست کر دے اور (میں تیری) معافی اور عافیت (کا امیدوار ہوں) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" ❶

(۴۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن عباد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں روح بن عباد نے اسامہ بن زید سے، انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ نے مجھے اس بات کی تعلیم دی کہ جب مجھ پر کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھوں "لا اله الا الله الحليم الكريم، سبحان الله و تبارك الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين." اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک ہے، اللہ مالک عرش عظیم بڑی برکت والا ہے اور سب تعریفیں خدائے پروردگار دو جہان کی ہیں۔" ❷

---

❶ اخرجه البخارى فى "الادب المفرد" ص: ٢٤٤ حديث رقم: ٧٠١-

❷ اخرجه البيهقى فى "الدعوات الكبير" (١/ ١٢٢- ١٢٣) حديث رقم: ١٦٢-

پریشانیوں میں اللہ کو کیسے پکاریں؟

(۵۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں نضر بن اسماعیل بجلی نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی غم یا مصیبت پیش آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

یا حی یا قیوم برحمتك استغیث.

''اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت کے طفیل تیری مدد مانگتا ہوں۔'' ❶

(۵۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمیں ابوخیثمہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عفان بن مسلم نے عبدالواحد بن زیاد سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں مجمع بن یحییٰ نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابوالعیوف صعف یا صعیف عنزی نے اسماء بنت عمیس سے بیان کیا وہ کہتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:

''جسے کوئی غم یا دکھ یا بیماری یا سختی یا ذلت یا تنگدستی پیش آئے تو وہ یہ دعا مانگے!

اللہ اللہ ربی لا شریك له.

''اللہ، اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

تو اس سے وہ (غم یا مصیبت وغیرہ) ہٹادی جاتی ہے۔'' ❷

(۵۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ اخرجه الترمذی فی کتاب "الدعوات" حدیث رقم: ۳۵۲٤۔

❷ مجھے یہ اسناد نہیں ملی اخرجه ابوداؤد فی کتاب "الصلوۃ" باب "الاستغفار" حدیث رقم: ۱۵۲۵

ہمیں سعید بن سلیمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں فضیل بن مرزوق نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابو سلمہ جہنی نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جس مسلمان کو بھی کوئی غم یا دکھ پیش آیا اور اس نے یہ دعا مانگی:

''اللهم انی عبدك وابن عبدك وابن امتك، ناصیتی فی یدك، ماض فیّ حکمك، عدل فیّ قضاؤك اسئلك اللهم بکل اسم هولك سمیت به نفسك، او انزلته فی کتابك، او علمت احدا من خلقك أو استأثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی وجلاء حزنی وذهاب همّی وغمّی.''

''اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میرا ماتھا تیرے قبضہ میں ہے تیرا حکم مجھ میں نافذ ہے تیری قضاء مجھ میں انصاف ہے کہ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے جو تو نے اپنے لیے رکھا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا تو نے اسے اپنے علم غیب میں اپنے پاس رکھا ہوا ہے، اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی دوری اور حزن وملال کو ختم ہونے کا ذریعہ بنا دے۔''

تو رب تعالیٰ اس کے غم کو ختم فرما دیتے ہیں اس کو غم کے بدلے خوشی عطا فرماتے ہیں۔

لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں، جو ان کو سنے اسے ان کلمات کو سیکھ لینا مناسب ہے۔''[1]

---

[1] اخرجه احمد فی ''مسنده'' (۱/۳۹۱) حدیث رقم: ۳۷۱۲

(۵۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں ابو حفص صفار احمد بن حمید نے، وہ کہتے ہیں ہمیں جعفر بن سلیمان نے، وہ کہتے ہیں مجھے خلیل بن مرّہ نے ایک اردنی فقیہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی غم یا تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔''

حسبی الرب من العباد، حسبی الخالق من المخلوقین، حسبی الرزاق من المرزوقین، حسبی الذی هو حسبی، حسبی الله ونعم الوكيل، حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.

''مجھے بندوں کی بجائے رب کافی ہے، مجھے مخلوق کی بجائے خالق کافی ہے، مجھے رزق پانے والوں کی بجائے رزق دینے والا کافی ہے، مجھے وہی کافی ہے جو مجھے کافی ہے مجھے اللہ کافی ہے جو بہترین کارساز ہے، مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''[1]

بے قراری کے ساتھ دعا کی برکت سے غیبی مدد کا نظارہ

(۵۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں عبید اللہ بن جریر العتکی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں عمرو بن کثیر ابو حفص نے، وہ کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن حماد الھیاری نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ انہیں ایک شخص نے جو گرفتار کر کے حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تھا اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا:

''اسے رات کو حجاج کے سامنے گرفتار کر کے پیش کیا گیا، حجاج کے حکم سے اسے بے تحاشا بیڑیوں میں جکڑ دیا گیا اور اسے تین کوٹھڑیوں کی اندر والی

---

[1] مجھے یہ اسناد نہیں ملی، اخرجه المتقی الهندی فی "كنز العمال" (۷/ ۲۸) وقال: "ابن ابی الدنیا فی الفرج من طريق الخليل ابن مرة عن فقيه اهل الاردن بلاغًا."

آخری تیسری کوٹھڑی میں بند کر کے دروازوں پر تالے لگا دیئے گئے۔ اور حکم دیا کہ صبح اسے میرے سامنے پیش کرو۔''

وہ قیدی کہتا ہے کہ ''میں اس کال کوٹھڑی میں منہ کے بل (زنجیروں میں جکڑا) پڑا تھا کہ اچانک میں نے ایک کونے سے ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ''او فلانے!''

میں نے پوچھا: ''کون ہو؟''

اس نے کہا: ''یہ دعا مانگو۔''

''میں نے پوچھا: ''کون سی دعا؟''

اس نے کہا: (یہ) ''اے وہ ذات جس کو (یعنی جس کی حقیقت کو) تیرے سوا کوئی نہیں جانتا' اور اے وہ ذات جس کی قدرت کو تیرے سوا کوئی نہیں جانتا مجھے اس مصیبت سے جس میں گرفتار ہوں نجات دے۔''

اللہ کی قسم! ابھی میں نے یہ دعا ختم ہی کی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ زنجیریں کٹ کر پیروں میں پڑی ہیں دروازے کھلے پڑے ہیں، میں نکل کر صحن میں آیا تو خود کو بڑے دروازے کے سامنے پایا جو پٹ کھلا تھا اور چوکیدار دائیں بائیں بے ہوش سوئے پڑے تھے، پس میں نکل گیا اور واسط میں دور نکل گیا اور صبح تک اس کی مسجد میں رہا۔''[1]

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

(۵۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے علی بن مریم نے ابو خالد یزید بن تمیم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''جب ابراہیم تیمی حجاج کی جیل میں داخل ہوئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو ایسی بری طرح زنجیروں میں جکڑے دیکھا کہ وہ کھڑے ہوتے تو یکدم اور بیٹھتے تو یکدم (کہ ان کی کمروں پر لوہے کی سلاخیں تھیں جن کی وجہ سے وہ ہاتھوں اور گھٹنوں وغیرہ کا سہارا لے کر اٹھ نہ سکتے تھے)

---

[1] لم اقف علیہ وھذہ القصة ذکرھا المصنف فی کتابہ "الھواتف" ص ۵۱۔ ۲ برقم: ۶۱

یہ الم ناک منظر دیکھ کر ابراہیم کہنے لگے:

"اے خدا کی آزمائش میں مبتلا! جو اس کی نعمتوں میں ہو اور اے خدا کی نعمتوں والو! جو اس کی آزمائش میں ہو، بے شک اللہ نے تمہیں اس ابتلا کا اہل دیکھا تو اس میں مبتلا کیا پس اب تم بھی اسے دکھلاؤ کہ تم صبر کے اہل ہو۔"

وہ بولے: اللہ! تم پر رحم کرے! تم کون ہو؟

ابراہیم بولے: "میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں توقع تھی کہ تمہاری جیسی آزمائش میں مبتلا کیے جائیں۔"

اس پر وہ قیدی بولے: "مگر ہم تو قید سے نکلنا نہیں چاہتے۔" ❶

ہر مصیبت میں اس رب کو یاد کیجئے

(۵٦) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے سلیمان بن ابو الشیخ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابو سفیان حمیری نے عوام بن حوشب سے بیان کیا وہ کہتے ہیں "ہم حجاج کے جیل خانے میں ابراہیم تیمی کے ساتھ تھے تو ہم نے انہیں درخواست کی کہ ہمیں کچھ وصیت کیجئے تو انہوں نے فرمایا:

"میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اس رب کے پاس میرا ذکر کرنا جو اس رب سے بلند و برتر ہے جس کے پاس ذکر کرنے کا یوسف علیہ السلام نے (اپنے قید کے ساتھی کو) کہا تھا۔" ❷

قید و بند کی صعوبتوں پر صبر

(۵۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں مل سکی اور یہ قصہ ابو العرب محمد بن احمد بن تمیم نے کتاب "المحن" ص ٤٠٤ پر ذکر کیا ہے۔

❷ اس کی اسناد بھی نہیں مل سکی اور یہ قصہ بھی احمد بن تمیم کی کتاب "المحن" ص ٤٠٥ میں لکھا ہے۔

ہمیں حسن بن محبوب نے، وہ کہتے ہیں ہمیں فیض بن اسحق نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہمیں فضیل بن عیاض نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم تیمی نے بیان کیا:

''اگر حجاج نے مجھے قید میں ڈال دیا تو یہ مجھ پر آسان ہے، لیکن ڈر ہے کہ وہ مجھے کسی آزمائش میں نہ ڈال دے پھر نہ معلوم میرا کیا حال ہو۔''

فضیل کہتے ہیں: ''انہیں حجاج سے فتنہ کا ڈر تھا۔''

ابراہیم کہتے ہیں: ''حجاج نے مجھے قید میں ڈالا، مجھے ایک تنگ کوٹھڑی میں جس میں پہلے سے دو آدمی تھے ڈال دیا گیا جہاں بیٹھنے کی جگہ کے سوا اور جگہ بھی نہ تھی ہم اس تنگ و تاریک جگہ پر کھاتے پیتے، حاجت کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے۔''

پھر بحرین کا ایک قیدی مزید اس کوٹھڑی میں گھسیڑ دیا گیا، اس کے لیے وہاں پاؤں دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی اب سب قیدی لگے آپس میں الجھنے (کہ ہر ایک جگہ مانگتا تھا مگر جگہ تھی کہ ملتی نہ تھی) تو ابراہیم نے کہا: ''صبر کرو! یہ رات ہی تو ہے (جو بیت جائے گی) جب رات آئی تو وہ قیدی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا اور اس نے یہ دعا مانگی۔

''اے میرے پروردگار! تو نے مجھ پر اپنے احسان کی غایت کی، اپنی کتاب کے علم سے نوازا پھر اپنی بدترین مخلوق ہم پر مسلط کر دی، اے اللہ! (بس آج کی) رات (بس اسی) رات (یہ تکلیف دیجیو!) ہم صبح اس میں دن نہ کریں گے۔''

جب صبح ہوئی تو دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور پوچھا گیا: ''وہ بحرانی قیدی کہاں ہے؟ ہم سمجھ گئے کہ اسے تختہ دار پر لٹکانے کے لیے بلایا گیا ہے مگر اسے چھوڑ دیا گیا، وہ رہائی پانے کے بعد جیل کے دروازے پر آیا ہمیں سلام کیا اور کہا:

''اللہ کی اطاعت کرو، اللہ تمہارا کہا نہ ٹالے گا۔'' [1]

---

[1] مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

بترس از آہِ مظلوماں

(۵۸) حافظ ابن ابی الدنیا ؒ فرماتے ہیں:

مجھے ابونصر مؤدب نے ابوعبدالرحمٰن الطائی سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوسعید بقال نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں:

''میں حجاج کی ''کال کوٹھڑی'' میں قید تھا اور ابراہیم تیمی میرے ساتھ تھے، میں نے ان سے پوچھا: ''اے ابواسماء! تمھیں قید میں کیوں ڈالا گیا ہے؟''

ابراہیم بولے: ''حجاج کا ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے بیزاری ظاہری کی، اس کا خیال تھا کہ میں نماز روزہ بہت کرتا ہوں تو کہیں حجاج کے خلاف خروج نہ کروں۔''

ابوسعید کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! یہ غروب آفتاب کی بات ہے کہ ہم ابراہیم کے ساتھ بیٹھے باتیں کہہ رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی ہمارے پاس قید خانے میں آیا ابراہیم نے اس سے پوچھا کہ: ''اے اللہ! کے بندے تیرا کیا قصہ ہے، تیرا کیا ماجرا ہے؟

وہ بولا: ''اللہ کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں (کہ کس ناکردہ گناہ کی پاداش میں ماخوذ ہوں) البتہ میرا خیال ہے کہ مجھے خارجیوں کے ہم خیال ہونے کے شک میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! نہ تو یہ میرا نظریہ ہے، نہ میرے دل میں ایسی کوئی خواہش ہے اور نہ میں خارجیوں کو اچھا سمجھتا ہوں، اے لوگو! میرے لیے ذرا وضو کا پانی لانا۔'' چنانچہ ہم ان کے لیے وضو کا پانی لائے۔ اس نے وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کی پھر دعا کی:

''اے اللہ! تو میری برائیوں اور ظلم و زیادتیوں کو جانتا ہے، تو جانتا ہے کہ میں تیرا کسی کو بیٹا یا ہم سر یا بیوی نہیں مانتا اور نہ کوئی تیرے برابر ہے۔ پس اگر تو عذاب دے تو تیرا بندہ ہوں اگر معاف کرے تو زبردست حکمت والا ہے۔

اے اللہ! اے وہ ذات جسے ہر ایک کا مانگنا غلطی میں نہیں ڈالتا جو ایک بات سنتے ہوئے دوسرے کی بات سے ہٹتا نہیں (کہ بیک وقت دونوں کی فریاد سنتا

اور سمجھتا ہے) اے وہ ذات! جو زاری کر کر کے مانگنے والوں سے اکتا تا نہیں، میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ مجھے اسی گھڑی ایسی جگہ سے مخلص اور راحت بخش جہاں سے ملنے کا مجھے گمان بھی ہے اور جہاں سے نہ ملنے کا بھی گمان ہے اور جس جگہ کو میں جانتا ہوں اور جس جگہ کو میں نہیں جانتا اور جہاں سے مجھے امید ہے اور جہاں سے امید نہیں اور میری خاطر اپنے (سرکش) بندے حجاج کے دل، آنکھوں، کانوں، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کی گرفت فرما یہاں تک کہ وہ مجھے ابھی رہائی دے دے کہ اس کا دل اور پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اور بار بار یہ کہا۔''

ابوسعید کہتے ہیں: ''اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ابھی اس شخص نے دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ جیل خانے کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور پوچھا گیا: ''فلاں کہاں ہے؟''

تو وہ شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ''دوستو! اگر معاملہ عافیت کا ہے تو میں دعا مانگنا نہ چھوڑوں گا اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو اللہ ہمیں اور تمہیں اپنی رحمت میں جمع کر دے گا۔''

پھر اگلے دن ہمیں یہ خبر پہنچی کہ اس کو رہا کر دیا گیا ہے۔''❶

میں رب کی رضا پر راضی ہوں

(۵۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے اسحق بن موسیٰ خطمی سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ''ہمیں محمد بن زائدہ ابوہشام کوفی نے رقبہ سے بیان کیا کہ ابراہیم تیمی کو کال کوٹھڑی میں کہا گیا کہ ''اگر آپ رب سے دعا کریں کہ وہ اس مصیبت سے آپ کو نجات دیں (تو کیا

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں مل سکی۔

خوب ہو)'' ابراہیم نے کہا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ رب سے اس مصیبت کے دور کرنے کی دعا کروں جس میں اس نے میرے لیے اجر رکھا ہے۔''❶

سبحان الملك القدوس سبحان الله وبحمده

(۶۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن عباد بن موسیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں کثیر بن ہشام نے حکم بن ہشام ثقفی سے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

''ہمیں خبر ملی کہ ایک آدمی کو قید کر کے اندھے کنویں میں ڈال دیا گیا اور کنوے کے منہ پر پتھر رکھ دیا گیا' وہاں اسے (پردہ غیب سے) ''سبحان الملك القدوس سبحان الله وبحمده'' کہنے کی تلقین کی گئی (اس نے یہی دعا پڑھی) تو وہ کسی انسان کے نکالے (اور اس کی مدد کے) بغیر ہی کنویں سے نکل آیا۔''❷

وہ ہر ایک کی فریاد سنتا ہے

(۶۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن عباس نے، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن عمر بن کمیت کلابی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن ابان نے، وہ کہتے ہیں مجھے ایک قریشی نے بیان کیا وہ کہتا ہے:

''سلیمان بن عبدالملک کے پاس ایک رومی پادری اور سردار گرفتار کر کے لایا گیا، خلیفہ نے اسے زنجیروں میں جکڑ کر قید میں ڈال دینے کا حکم دیا۔ ایک رات داروغہ آیا اور اس کی کوٹھڑی کا دروازہ بند کر کے چلا گیا، لیکن جب صبح

---

❶ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۰۰) حديث رقم: ۹۹۸۹۔

❷ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ اور یہ قصہ علامہ دینوریؒ نے "المجالس وجواهر العلم" (ص ۷۱ حديث رقم: ٤١٤) میں نقل کیا ہے۔

آیا تو وہ پادری غائب تھا۔ اس بات کو جب چندہ ماہ گذر گئے تو جیل خانے سے خط آیا کہ:

''امیر المومنین کو بتلادو کہ فلانا (قیدی) پادری جیل خانے کے باہر بیڑیاں تڑا کر پایا گیا ہے۔'' خلیفہ نے داروغہ کو بلوا کر کہا: ''مجھے بتلاؤ کہ فلاں پادری کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ داروغہ بولا: ''امیر المومنین! کیا مجھے سچ بولنا نجات دے گا؟''

خلیفہ نے کہا: ''ہاں! مجھے اس کا قصہ بتلاؤ، اس کا کیا عمل تھا اور وہ کیا (دعا وغیرہ) پڑھتا تھا۔''

داروغہ نے بتلایا: ''وہ اکثر یہ دعا مانگتا تھا:

''اے وہ ذات! جو ساری مخلوق کے مقابلے میں (اکیلا ہر مصیبت میں) کافی ہے اور کوئی اس سے بے نیاز نہیں، اے وہ یکتا ذات جس کا کوئی دوسرا نہیں! تیرے سوا سب سے امیدیں ختم ہو گئیں! میری مدد کر، میری مدد کر۔''

یہ سن کر سلیمان بولا: ''اس دعا کی برکت سے اس نے نجات پائی۔'' ❶

ایں درِ ما درِ نا امیدی نیست

(۲۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے ابراہیم بن سعید نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوسفیان حمیری نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوبلج فزاری کو کہتے سنا کہ:

''حجاج نے ایک ایسے شخص کی گرفتاری کا حکم دیا جس کے بارے میں اس نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ ہاتھ آیا تو ضرور قتل کروں گا، لیکن جب وہ گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے ایک دعا پڑھی جس کی برکت سے اسے رہا کر دیا گیا۔ جب

❶ میں اس اسناد سے واقف نہیں، البتہ ایسی ہی دعا دیلمیؒ نے "الفردوس بما ثور الخطاب" (۳۲۴/۱) حدیث رقم: ۱۲۸۲، میں نقل ہے۔

اس سے پوچھا گیا کہ تو نے کیا دعا مانگی تھی تو اس نے کہا: ''یہ......
''اے زبردست! اے لائق حمد وستائش، اے بزرگی والے عرش کے مالک! مجھ سے ہر سرکش ظالم کے شر کو دفع فرما۔'' ❶

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ

(۲۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے اسحٰق بن بہلول تنوخی نے، وہ کہتے ہیں مجھے اسحٰق بن عیسیٰ ابن بنت داود بن ابی ہند نے حارث بصری سے انہوں نے عمرو السرایا سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''(ایک دفعہ) میں بلاد روم میں اکیلا سفر کر رہا تھا، اسی دوران میں سو رہا تھا کہ ایک عجمی کافر نے آ کر مجھے پاؤں مار کر بیدار کیا، میں بھڑک کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے للکار کر کہا: ''او عربی! بتا کیا چاہتا ہے، نیزہ بازی، تلوار بازی یا کشتی؟'' میں نے کہا: نیزہ بازی اور تلوار بازی کو تو بقا نہیں (کہ دونوں میں سے ایک جان سے جائے گا ہاں) البتہ کشتی کر لو۔''

یہ سن کر وہ گھوڑے سے اترا اور مجھے کشتی لڑنے سے نہ روکا (اور کشتی شروع کر دی اور ایک دم مجھ پر چھا گیا) اور (مجھے پٹک کر) میرے سینے پر سوار ہو گیا۔ اور بولا: ''بتا تجھے کس طرح قتل کروں؟'' مجھے ایک دعا یاد آ گئی چنانچہ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے عرش کے نیچے سے لے کر زمین کی تہوں تک تیرے باعزت چہرے کے سوا ہر معبود جھوٹا ہے تو دیکھ رہا ہے کہ میں کس مشکل میں ہوں، مجھے اس سے نجات دے۔''

---

❶ میں اس اسناد سے واقف نہیں، البتہ ایسی ہی دعا دیلمیؒ نے "الفردوس بما ثور الخطاب" (۱/ ۳۲٤) حدیث رقم: ۱۲۸۲۔

❷ لم اقف علیه، "والقصة ذکرها المصنف فی کتاب "الاشراف فی منازل الاشراف" ص ۳۰۲۔ ۳۰۳ برقم: ٤۲٤۔

عمرو کہتے ہیں:

''مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اس رومی کو اپنے پہلو میں مقتول پڑا دیکھا۔''

اسحٰق ابن بنت داؤد کہتے ہیں:

''میں نے اس دعا کو بارہا آزمایا ہے اور لوگوں کو بتلایا بھی ہے، میں نے اس کو (ہر حال میں) نافع پایا ہے اور یہی اخلاص بھی ہے۔''❶

میرا بھروسہ زمین وآسمان کے بادشاہ پر ہے

(٦٤) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے قاسم بن ہاشم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خطاب بن عثمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابن ابی فدیک نے، وہ کہتے ہیں مجھے سعد بن سعید نے، وہ کہتے ہیں مجھے تیرے والد اسماعیل بن ابی فدیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جب بھی مجھے کوئی تکلیف پہنچی مگر جبرئیل علیہ السلام نے میرے سامنے آکر یہ کہا:

''اے محمد! یہ دعا مانگئے!

توکلت علی الحی الذی لا یموت و (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ ......) (الاسراء: ١١١)

''میرا بھروسہ اس ذات پر ہے جو زندہ ہے جس کو موت نہیں اور سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس کی کوئی اولاد نہیں اور (زمین وآسمان کی) بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔''❷

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❷ اخرجه البیهقی بهذا الاسناد فی "الاسماء والصفات" (١/ ٢٨٩) حدیث رقم: ٢١٦ وقال: هكذا جاء منقطعاً.

نہ تھا کچھ تو خدا تھا

(۶۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے احمد بن عبدالاعلیٰ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبدالرحمٰن کوفی نے صالح بن حسان سے، انہوں نے محمد بن علی سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے جناب علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھلائی تھی جسے وہ ہر مصیبت میں پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے یہ دعا اپنی اولاد کو سکھلائی جو یہ ہے:

''اے ہر چیز سے پہلے موجود! اے ہر چیز کو وجود بخشنے والے، اے ہر چیز کے فنا ہونے کے بعد زندہ رہنے والے، میرے ساتھ (عافیت کا) یہ یہ معاملہ کر دے۔'' ❶

یا اللہ تو ہی ہے

(۶۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے احمد بن عبدالاعلیٰ شیبانی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابو بلال اشعری نے محمد بن ابان سے انہوں نے ابوعبداللہ قرشی سے انہوں نے حارث عکلی سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اپنی حاجت کا سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''جناب امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا ہے تو وہ اکیلے کمرے میں جا کر دعا کرتے ہیں اور اس وقت وہ وہاں دعا کر رہے ہیں۔''

اس آدمی نے کہا: ''مجھے ان کے قریب کیجئے تا کہ میں سنوں کہ وہ کیا دعا مانگ

---

❶ مجھے یہ سند نہیں ملی۔ وذکرہ المتقی الهندی فی "کنز العمال" (۲/ ۲۷۷) حدیث رقم: ۴۹۹۸ وعزاہ لابن ابی الدنیا فی الفرج"

رہے ہیں، پس میں نے انہیں یہ دعا مانگتے سنا:

"اے کھیعص! اے نور! اے قدوس! اے حی! اے رحمان! (یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دھرائے پھر فرمایا): میرے وہ گناہ بخش دے جو بلائیں اتاریں، میرے وہ گناہ بخش دے جو آبروؤں کو توڑ دیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو جلد فنا لائیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو دشمنوں کو (مجھ پر) غالب کر دیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو امیدیں ختم کر دیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو دعائیں رد کر دیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو بارشیں روک دیں، میرے وہ گناہ بخش دے جو فضاء کو تاریک کر دیں اور میرے وہ گناہ بخش دے جو (میرے) پردے کھول دے۔" ❶

رب عرش عظیم سب تعریفیں تیری ہی ہیں

(۶۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسن نے، وہ کہتے ہیں مجھے محمد بن سعید نے، وہ کہتے ہیں ہمیں شریک نے عبدالملک بن عمیر سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

ولید بن عبدالملک نے عثمان بن حیان مری کو لکھا کہ

"حسن بن حسن کو سو درے مارو اور انہیں ایک دن لوگوں کے سامنے کھڑا کئے رہو۔ میرا خیال ہے کہ قتل انہوں نے ہی کیا ہے۔"

چنانچہ عثمان نے انہیں بلوا بھیجا، وہ اپنے مدعین کے سامنے لائے گئے تو جناب علی بن حسین اٹھ کر ان کے پاس گئے اور کہا:

"اے میرے بھائی! آپ "کلمات فرج" (تنگیوں سے نکالنے والے کلمات) کہیے رب تعالیٰ آپ سے اس تنگی کو دور کر دے گا۔ اور وہ یہ ہیں:

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔ اس کو علامہ دینوری رحمہ اللہ نے "المجالس و جواهر العلم" ص ۵۷ حدیث رقم: ۴۳۷ پر رقم کیا ہے۔

لا اله الا الله الحليم الكريم، لا اله الا الله العلى العظيم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب العرش الكريم.

''اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے، پاک ہے وہ اللہ جو سات آسمانوں کا پروردگار اور عرش عظیم کا مالک ہے اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کی ہیں۔''

جب حسن بن حسن نے یہ کلمات دہرائے تو مدعی کے دل میں رحم پیدا ہو گیا اور اس نے آپ کو دیکھ کر یہ کہا ''میں ایک ایسے شخص کا چہرہ دیکھ رہا ہوں جس پر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے، انہیں چھوڑ دو میں امیر المومنین کو ان کا عذر لکھ کر بھیج دوں گا۔ کیونکہ جو حاضر اور موجود دیکھتا ہے وہ غیر موجود کے دیکھنے میں نہیں آتا۔''❶

آہِ سحر گاہی

(۶۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسین نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبیداللہ بن محمد تیمی نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبدالقیس کے آزاد کردہ ایک غلام شیخ نے طاؤس سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''ایک رات میں اپنے حجرے میں تھا کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہما آئے، تو میں نے کہا:

''ایک نیک گھرانے کا چشم چراغ آج میرے گھر آیا ہے، ذرا میں سنوں تو کہ راتوں کو اٹھ کر وہ رب کے حضور کیا دعائیں مانگتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی پھر سجدہ میں گئے، میں نے کان لگائے تو آپ سجدہ میں یہ دعا مانگ رہے تھے:

''اے اللہ! تیرا حقیر بندہ تیرے گھر میں (تیرے سامنے حاضر) ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے سامنے ہے تیرا فقیر تیرے سامنے ہے جو تیرے فضل (اور تیری جنت کے گھر) کا سوال کرتا ہے۔''

---

❶ اخرجه ابن العديم فى "بغية الطلب فى تاريخ حلب" (۵/ ۲۳۲۰)

طاؤس کہتے ہیں:

''میں نے یہ دعا یاد کر لی اور جب بھی کسی قسم کی مصیبت میں یہ دعا مانگی رب تعالیٰ نے میری وہ مصیبت دور کر دی۔''❶

تو ہی ہے

(۶۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں ہارون بن سفیان نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبیداللہ بن محمد قرشی نے نعیم بن مورّع سے انہوں نے جویبر سے، انہوں نے ضحاک سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

''موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے پاس گئے تھے ان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوۂ حنین کے دن کی اور ہر مصیبت زدہ کی یہ دعا ہے:

كنت وتكون وانت حي لا تموت تنام العيون وتنكدر النجوم وانت حي قيوم ولا تاخذك سنة ولا نوم يا حي يا قيوم.

''یا اللہ! تو ہی تھا، تو ہی ہے، تو ہی رہے گا، تو زندہ ہے، جسے موت نہیں، آنکھیں سو جاتی ہیں اور ستارے مدھم پڑ جاتے ہیں مگر تو زندہ اور قائم (رہتا) ہے تجھے نہ نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگھ۔ اے زندہ اے قائم۔''❷

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا پر تو نے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا

(۷۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں ہارون بن سفیان نے، وہ کہتے ہیں مجھے ایک صاحب علم نے بیان کیا کہ انہیں ایک آدمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''ہمارے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص آ کر مہمان ٹھہرا،

---

❶ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٤١/ ٣٨٠)

❷ اخرجه الدينوريّ "المجالس وجواهر العلم" (ص: ٤٨٧) حديث رقم: ٢٨٩٠ وقال اسناده واه جدا.

میں نے ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی، جب وہ جانے لگے تو مجھے ایک بات کہی جو میں نے نہ مانی تو انہوں نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھلاؤں جو میرے دادا مانگا کرتے تھے اور انہوں نے جب بھی وہ دعا مانگی اللہ نے ان کی مشکل دور کردی؟'' انہوں نے فرمایا: (وہ دعا یہ ہے)

''اے اللہ! میرے گناہوں نے تیری امید کے سوا کچھ نہیں چھوڑا، اور میں اپنے آگے محرومی کا سامان بھیج چکا ہوں اور میں تجھ سے وہ مانگتا ہوں جس کا مستحق نہیں، اور وہ دعا مانگتا ہوں جس کا میں سزاوار نہیں اور تیرے آگے اس بات کی زاری کرتا ہوں جس کا میں اہل نہیں، میرا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں اگرچہ لوگوں کو میری حقیقت حال معلوم نہ بھی ہو۔ اے اللہ! اگر آسمانوں میں میرا رزق ہے تو اتار دے، اگر زمین میں ہے تو ظاہر کردے اگر دور ہے تو نزدیک کردے اگر قریب ہے تو آسان کردے اگر تھوڑا ہے تو زیادہ کردے، اور مجھے اس میں برکت دے۔''❶

اے اللہ! میری مصیبتیں دور کر!

(۷۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے اسحٰق بن اسماعیل نے، وہ کہتے ہیں ہمیں جریر نے حصین سے، انہوں نے شعبی سے بیان کیا کہ:

''وہ زیاد کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کو قتل کے شک میں گرفتار کر کے لایا گیا، دیکھا کہ وہ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہا تھا۔ (اور نہ جانے کیا پڑھ رہا تھا) پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔ میں نے اس سے پوچھا: ''تم (اس وقت) کیا پڑھ رہے تھے؟'' اس نے کہا: میں یہ دعا پڑھ رہا تھا:

''اے اللہ! اے ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق اور یعقوب کے رب! اے جبرئیل،

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے تورات، زبور، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل کرنے والے! مجھ سے زیاد کے شر کو دور فرما۔'' تو مجھے اس کے شر سے بچا لیا گیا ہے۔'' ❶

تو ہی میرا سہارا ہے!

(۷۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے فضل بن یعقوب سے بیان کیا گیا، وہ کہتے ہیں، ہمیں فریابی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''جب ابو جعفر اسماعیل بن امیہ گرفتار ہوئے تو انہیں زنداں میں ڈال دینے کا حکم ہوا، چنانچہ وہ اپنے قید خانے کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں ایک دیوار پر یہ لکھا دیکھا:

''اے میری نعمتوں کے مالک! اے میری تنہائیوں میں میرے ساتھی! اور میری مصیبت میں میرے سہارے۔''

وہ یہ دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ انہیں رہا کر دیا گیا۔ پھر جب وہ اسی دیوار کے پاس سے گذرے تو دیکھا کہ وہاں کچھ بھی تحریر نہیں تھا۔''

تیری رحمت کا کنارا نہیں

(۷۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عیسیٰ بن ابی حرب صفار، اور مغیرہ بن محمد نے، وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نے، وہ کہتے ہیں مجھے حسن بن فضل بن ربیع نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبداللہ بن فضل بن ربیع نے فضل بن ربیع سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے میرے والد نے

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ اخرجه ابن فضیل فی "الدعا" ص ۲۳۵، ۲۳٦ حدیث رقم: ٦٤۔

❷ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۲/ ۳۲) برقم: ۱۰۸۹۔

بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''۱۴۷ ہجری میں جب ابوجعفر حج کرنے آیا تو مدینہ بھی آیا تو اس موقع پر اس نے حکم دیا کہ کسی کو بھیج کر جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ کہ اگر اسے میں نے قتل نہ کیا تو اللہ مجھے مار ڈالے (یعنی میں اس کو ضرور مار ڈالوں گا)۔ ربیع کہتے ہیں: ''میں نے اس امید پر نہ بلوایا کہ شاید خلیفہ بھول جائے مگر اس نے تیسری مرتبہ بڑی سختی سے کہا تو میں نے کہا: ''امیر المومنین! محمد بن جعفر دروازے پر آیا کھڑا ہے۔'' خلیفہ نے کہا: ''اسے آنے دو۔'' میں نے اجازت دی، اس نے اندر داخل ہو کر کہا: ''اے امیر المومنین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خلیفہ نے کہا: ''اے اللہ کے دشمن! تم پر کوئی سلامتی نہ ہو تو میری حکومت پر سرکشی کرتا ہے اور میرے ملک میں بغاوت کی شورش برپا کرتا ہے اگر میں نے تجھے قتل نہ کیا تو اللہ مجھے مار ڈالے۔''

جعفر نے کہا: ''امیر المومنین! سلیمان علیہ السلام کو حکومت ملی تو انہوں نے شکر کیا اور ایوب علیہ السلام آزمائش میں ڈالے گئے تو انہوں نے صبر کیا، یوسف علیہ السلام پر زیادتی ہوئی تو انہوں نے معاف کیا اور تم انہیں کی اصل سے ہو (بولو میرے بارے میں کیا کرتے ہو؟)'' خلیفہ (یہ سن کر) دیر تک سر جھکائے رہا پھر سر اٹھا کر کہا: ''اے ابوعبداللہ! تیرا معاملہ میرے سپرد ہے اور میرے نزدیک تو بے گناہ ہے، بے عیب اور کم فتنہ پرداز ہے۔ اور اللہ تمہیں قرابتداروں سے اس جزاء سے بھی بہتر جزا دے جو قرابتدار اپنے قرابتی رشتہ داروں کی طرف سے دیا کرتے ہیں پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھ اپنے بچھونے پر بٹھایا اور کہا: ''او غلام! میرے پاس خوشبو کی بڑی شیشی لاؤ (اس میں عنبر اور مشک ملا ہوا تھا) وہ پیش کی گئی۔ خلیفہ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بند کیا اور اس دوران خلیفہ کی ڈاڑھی سے آنسو بہہ کر ٹپکنے لگے، پھر کہا: (جاؤ! تم) اللہ کی حفاظت وعنایت میں (ہو) اور کہا: ''اے ربیع! ابوعبداللہ کو انعام واکرام اور خلعت

سے نوازدو۔'' پھر ابوعبداللہ جعفر بن محمد چلے گئے تو میں ان کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ میں نے پوچھا ''اس سے پہلے میں نے وہ دیکھا ہے جو تم نے نہیں دیکھا اور اس کے بعد وہ دیکھا ہے جو تم نے بھی دیکھا ہے میں نے تمہیں (اس وقت) ہونٹ ہلاتے دیکھا تھا تو تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ابوعبداللہ نے کہا: ''ہاں! تم اہل بیت کے چشم و چراغ ہو اور تمہارے لیے (ہماری) محبت والفت ہے میں بتلاتا ہوں کہ میں نے اس وقت کیا پڑھا تھا۔ (لوسنو! اس وقت) میں نے یہ پڑھا تھا:

''اے اللہ! میری اس آنکھ سے حفاظت کر جو سوتی نہیں اور مجھے اس مضبوط پناہ گاہ میں پناہ دے جس کو توڑا نہیں جا سکتا۔ اور اپنی قدرت سے مجھے معاف کر اور تیرے سوا میری کوئی امید نہیں، اے پروردگار! تو نے مجھ پر کتنی نعمتیں کی ہیں مگر میں نے بے حد کم شکر کیا، اور تو نے مجھے کتنا آزمایا مگر میں نے بہت تھوڑا صبر کیا۔ اے وہ ذات! جس کی نعمتوں کا شکر میں نے بہت کم کیا ہے، پس تو مجھے محروم نہ کر، اے وہ ذات جس کی آزمائش پر میں نے صبر بہت کم کیا! مجھے رسوا نہ کر۔ اے وہ ذات جس نے مجھے لغزشیں کرتا دیکھا ہے مجھے بے آسرا نہ کرنا۔ اے نیکی والے جس کی نیکی کبھی ختم نہ ہوگی! اے نعمتوں والے جس کی نعمتوں کا شمار نہیں! میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میں تیری پناہ پکڑ کر اس کی ستم ظریفی کو اس کی گردن پر رکھتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! دنیا کو میرے دین میں معین بنا، تقویٰ کو میری آخرت کا مددگار کر، میرے پیچھے کی چیزوں کی نگہبانی کر اور سامنے کی چیزوں میں مجھے میرے نفس کے حوالے مت کر۔ اے وہ ذات! جسے کسی کے گناہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور معاف کرنے سے اس کی عنایات کم نہیں پڑتیں، میرے وہ گناہ معاف فرما جن سے تیرا نقصان نہیں ہوا اور مجھے وہ عطا کر جس سے تیری نعمتیں کم نہیں پڑتیں بے شک تو بے حد

زیادہ عطا کرنے والا ہے! میں تجھ سے جلد آسانی، صبر جمیل، وسیع رزق ہر مصیبت سے عافیت اور ہر عافیت پر شکر کا سوال کرتا ہوں۔''❶

مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے

(۷۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عمرو بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں مجھے ایک بیان کرنے والے نے امیہ بن خالد سے، انہوں نے صالح بن خیثمہ سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

مجھے عمر بن عبدالعزیز نے سب قیدی چھوڑ دینے کا حکم دیا تو میں نے یزید بن ابی مسلم کے سوا سب کو رہا کر دیا تو اس نے میرے خون کی نذر مان لی (کہ جب کبھی چھوٹوں گا تجھے ضرور ماروں گا) ابن خیثمہ کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں تیونس میں تھا کہ مجھے یزید بن ابی مسلم کے آنے کی خبر ملی تو میں فرار ہو گیا مگر مجھے گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کر دیا گیا تو یزید نے کہا: ''کیا اب معاملہ صاف ہو گیا! میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا ''اللہ کی قسم! میں دعا مانگا کرتا تھا کہ تو میرے قابو میں آئے، میں نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں بھی عرصہ دراز سے تیرے شر سے پناہ مانگتا رہتا ہوں۔'' اس نے کہا: تو پھر اللہ نے تمہیں بچایا تو نہ، میں تو اللہ کی قسم! میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں، پھر اللہ کی قسم! میں تو تمہیں قتل کرنے والا ہوں، آج ملک الموت بھی تیری روح لینے آئے تو میں اس سے پہلے تمہیں مار ڈالوں گا، تلوار لاؤ اور چمڑے کا ٹکڑا بچھاؤ۔ (جس پر بٹھلا کر اس کو قتل کرنا ہے) چنانچہ چمڑے کا ٹکڑا لایا گیا مجھے ہاتھ باندھ کر اس پر بٹھلا دیا گیا اور ایک شخص میرے سر پر تیز دھاری تلوار لے کر کھڑا ہو گیا کہ اتنے میں نماز کھڑی ہو گئی اور یزید نماز پڑھنے چلا گیا۔ جب وہ سجدے میں گیا تو سپاہیوں نے اس کو تلواروں سے قتل کر دیا۔ پھر ایک آدمی نے آ کر میری

❶ اخرجه ابن الجوزی فی "المنتظم" (۸/ ۱۰۶۔ ۱۰۷) بنحوه مختصرًا۔

رسیاں کاٹیں اور کہا جاؤ۔“ ❶

ہر مصیبت میں اللہ ہی ہے

(۷۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں یعقوب بن اسحٰق بن زیاد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابو ہمام صلت بن محمد خارکی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے، وہ کہتے ہیں مجھے محمد بن یزید نے بیان کیا: وہ کہتے ہیں:

جب سلیمان بن عبدالملک خلیفہ بنا تو اس نے مجھے ”میسرین“ اہل عراق کی طرف بھیجا کہ جن لوگوں کو حجاج نے قید کر رکھا تھا، انہیں رہا کر دوں۔ میں نے ان سب کو چھوڑ دیا جن میں یزید رقاشی، یزید ضبی اور ایک بصرہ کی عابدہ خاتون بھی تھیں۔ اس وقت ابن ابی مسلم وہاں کا عامل تھا میں نے اسے سخت سست کہا، اور ہر قیدی کو ایک جوڑا بھی پہنایا پھر جب سلیمان فوت ہو گیا اور میرا چچا بھی انتقال کر گیا، اس وقت میں تیونس کا عامل تھا کہ ابن ابی مسلم یزید بن عبدالملک کی طرف سے عامل بن کر آیا، اس نے مجھ پر بے پناہ تشدد کیا اور میری ہڈیاں توڑ دیں۔

ایک دن مغرب کے وقت مجھے ایک چادر میں لپیٹ کر لایا گیا، میں نے کہا: ”مجھ پر رحم کرو۔“ اس نے کہا: کسی اور سے رحم مانگنا، اگر مجھے تیرے سر پر ملک الموت بھی نظر آ گیا تو میں اس سے پہلے تیری جان لے لوں گا۔ جا! دیکھوں گا کہ صبح تیرے ساتھ کیا کرتا ہے۔ محمد بن یزید کہتے ہیں: ”میں نے رب کے حضور ہاتھ پھیلا دیئے اور یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! میری وہ نیکی یاد کر جو میں نے حجاج کے قیدیوں کے ساتھ کی تھی جن میں یزید رقاشی اور فلاں فلاں تھے اور مجھے (اس نیکی کی بدولت) ابن ابی

❶ اخرجه ابن عساكر فى "تاريخ دمشق" ۹۳/ ٤١۔

مسلم کے شر سے پناہ دے، اور کسی بے رحم کو اس پر مسلط کر دے اور پلک جھپکنے سے پہلے ایسا کر دے۔" اب میں نے یہ دعا مانگ کر اس کی قبولیت کے انتظار میں آنکھ جھپکنا بند کر دی کہ اتنے میں چند بربریوں نے گھس کر ابن ابی مسلم کو قتل کر ڈالا، پھر آ کر مجھے آزاد کر دیا۔

میں نے کہا: "جاؤ اور مجھے چھوڑ دو کہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ ایسا میری وجہ سے ہوا ہے۔" چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔"❶

ہر حال میں اللہ کو یاد کیجئے!

(۷۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے یعقوب بن عبید اور محمد بن عباد نے، وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں یزید بن ہارون نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حریز بن عثمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں راشد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

"ایک آدمی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "مجھے کچھ نصیحت کیجئے! انہوں نے فرمایا: "تو خوشی میں اللہ کو یاد رکھ، وہ غمی میں تجھے یاد رکھے گا، اور جب تو مرنے والوں کو یاد کرے تو خود کو بھی ان میں گنا کر، اور جب تیرا نفس کسی دنیا کی چیز کی طرف متوجہ ہو تو اس کے انجام پر بھی نظر رکھنا۔"❷

اے تنگیوں کو وسعتوں میں بدلنے والے

(۷۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوعبداللہ احمد بن بجیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ ابوزکریا کو

---

❶ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق ٥٦/ ٢٧٨-٢٧٩

❷ اخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (٤٧/ ١٦٦)

ایک عبادت گذار کی دعا ذکر کرتے سنا جو اپنی دعا میں یہ کہہ رہا تھا:

''اے اللہ! تو وہ ذات ہے جو اپنے احسان کی وجہ سے میری برائیوں سے در گذر کرتا ہے، اور اپنی ستاری سے میری رسوائیوں کو ڈھانپ لیتا ہے، مجھے تیری نعمتوں نے ہی تیری نافرمانی پر جری کیا اور تیرے جود و کرم نے ہی مجھے یہ جسارت دی ہے، مجھ پر کتنی ہی تہہ بہ تہہ مصیبتیں پڑیں جن کے بوجھوں کو تو نے مجھ پر سے ہٹایا اور ان کی تنگیوں کو آسانیوں سے اور ان کی وسعتوں کو سہولتوں میں بدلا ہے۔''❶

اللہ ہی امیدوں کا سہارا ہے

(۷۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے میسرہ بن حسان نے قبیصہ بن عمر مھلی سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''ہزار مرد'' حفص بن عمر نے ابو جعفر منصور کو لکھا کہ ''اس نے ملتان شہر کی ایک سرائے میں دشمنوں کے علاقے کے ایک آدمی کو سنا جو عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن کا نام لے رہا تھا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو کیا دیکھا کہ اس نے اپنے خون سے چند اشعار لکھے ہیں جو یہ ہیں:

عسى مشرب يصفو فيروى ظمية	اطال صداها المنهل المتكدّر
عسى بالجنوب الغاديات ستكتفي	وبالمستذلّ المستضام سينصر
عسى جابر العظم الكسير بلطفه	سيرتاج للعظم الكسير فيجبر
عسى الله لا تياس من الله انه	يسير عليه ما يجل الكبير

''قریب ہے کہ ایک نتھرا پانی ایسی سخت پیاس بجھا دے جس کو گدلے پانی کے گھاٹ نے اور زیادہ کر رکھا تھا' اور قریب ہے کہ زمینوں پر برسنے والے بادل خوب برسیں اور اللہ مظلوم و مقہور کی مدد کو کافی ہو جائے' اور قریب ہے کہ

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں مل سکی۔

اپنے لطف وکرم سے وہ ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑنے والا ٹوٹی ہڈیوں پر رحم کرے تو وہ جڑ جائیں، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا کہ ہر ایک بڑی سے بڑی بات اس پر آسان ہے۔''❶

(۷۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے بنی ہاشم کے آزاد کردہ ایک غلام محمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہ:

''میں قید میں پڑے ایک بادشاہ کے پاس گیا تو وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا کیونکہ اس کی قید لمبی ہوگئی تھی۔ پھر ان اشعار کے پڑھنے سے اس کی قید ختم ہوگئی۔''

(۸۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عریان بن ہیثم سے یہ خبر پہنچی، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ:

''انہیں عبید اللہ بن زیاد نے کسی کام کے سلسلے میں یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا۔ میں نے دیکھا کہ ایک خارجی یزید کو مخاطب کر کے بات کر رہا تھا۔ کسی بات کے جواب میں خارجی نے یزید سے کہا: ''او بدبخت!'' تو یزید نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں تمہیں ضرور قتل کروں گا۔'' یزید نے دیکھا کہ اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں تو اس نے ایک چوکیدار سے پوچھا یہ کیا پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: ''یہ یہ شعر پڑھ رہا ہے:

عسى فرج ياتي به الله انه — له كل يوم في خليقته امر

''قریب ہے کہ اللہ آسانی لائے کہ جس کا ہر روز اپنی مخلوق میں ایک نیا حکم (جاری) ہوتا ہے۔''

یہ سن کر یزید نے کہا: ''اسے لے جاؤ اور جا کر اس کی گردن مار دو۔''

''اتنے میں ہیثم بن اسود دربار میں داخل ہوا اور پوچھا: کیا ہو رہا ہے؟'' اسے بتلایا گیا کہ یہ ماجرا ہے، تو اس نے کہا: ''ذرا ٹھہرو! پھر کہا: اے امیر المومنین!

---

❶ اس کی اسناد نہیں مل سکی۔ وذكر القصة الصفدي في "الوافي بالوفيات" (۲۲/ ۳۵) مع اختلاف في الفاظ بعض الابيات۔

ایک قوم کے مجرم اور ان کے وفد کو بخش دیجئے!۔" یزید نے کہا: "(اچھا ہم نے اسے معاف کر دیا۔ لو) یہ تمہارا ہے۔" ہیثم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور چلتا بنا اور خارجی کہتا جا رہا تھا۔

"سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے یزید کو اس کی قسم میں جھوٹا کیا اور وہ اللہ پر غالب آنا چاہتا تھا مگر اللہ اس پر غالب آیا۔" ❶

(۸۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عبدالرحمٰن بن اخی الاصمعی نے، وہ کہتے ہیں مجھے میرے چچا نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابو عمرو بن علاء نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

میں حجاج سے بھاگا ہوا تھا' ایک دن میں یمن میں گھر کی چھت پر تھا کہ ایک آدمی کو کہتے سنا جو یہ شعر پڑھ رہا تھا:

ربما تكره النفوس من الام   له فرجة كحلّ العقال

"کبھی لوگ ایسی بات سے تنگدل ہوتے ہیں جس سے اتنی دیر میں خلاصی مل جاتی ہے جتنی دیر رسی کھولنے میں لگتی ہے۔"

ابن علاء کہتے ہیں کہ: میں باہر نکلا تو پہلی خبر یہ سنی کہ حجاج مر گیا ہے۔ نہیں معلوم کہ مجھے زیادہ خوشی کس بات سے ہوئی، مصیبت ختم ہونے کی یا حجاج کے مرنے کی۔ ❷

وہ اللہ ہمیں نہیں بھولتا

(۸۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے احمد بن عبدالاعلیٰ شیبانی نے، وہ کہتے ہیں اگرچہ میں نے اس کو شعیب بن صفوان سے نہیں سنا مگر ان کے ایک ساتھی نے مجھے ان سے یہ بیان کیا کہ انہوں نے اجلح کندی سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۰۸) برقم: ۱۰۰۱۸

''بخت نصر نے دو شیر شکار کر کے انہیں ایک اندھے کنویں میں ڈال دیا پھر حضرت دانیال علیہ السلام کو ان دونوں شیروں کے اوپر پھینک دیا مگر انہوں نے جناب دانیال علیہ السلام کو کچھ بھی نہ کہا۔ پھر جتنا اللہ نے چاہا رہے پھر جب انہیں کھانے پینے کی حاجت ہوئی تو اللہ نے حضرت ارمیا کو جو اس وقت شام میں تھے، وحی کی کہ دانیال کو کھانا پانی پہنچاؤ۔ ارمیا نے عرض کیا: ''یا اللہ! میں ارض مقدس میں ہوں جبکہ وہ عراق میں ارض بابل میں ہیں۔'' تو اللہ نے وحی کی: ''جو کہا ہے وہ تیار کیجئے! ہم آپ کے پاس ایک سواری بھیج دیں گے جو آپ کو کھانے سمیت سوار کرلے گی۔ چنانچہ اللہ نے ایک سواری بھیجی جس نے آپ کو کھانے سمیت سوار کیا یہاں تک کہ آپ کو کنویں کے کنارے لے آئی۔ دانیال نے پوچھا: ''کون؟'' آپ نے کہا: ''میں ارمیا ہوں۔'' انہوں نے پوچھا: ''کس لیے آئے ہو؟'' آپ نے کہا: ''مجھے تیرے رب نے تیرے پاس بھیجا ہے۔'' انہوں نے پوچھا: ''کیا اللہ نے مجھے یاد رکھا ہے؟'' آپ نے کہا: ''جی ہاں!''

تو دانیال علیہ السلام نے کہا: ''سب تعریفیں اللہ کی ہیں جو اس کو بھولتا نہیں جو اسے یاد رکھے، سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جسے پکارنے والا نامراد نہیں رہتا۔ سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جو اس پر بھروسہ کرے وہ اسے غیر کے حوالے نہیں کرتا، جو احسان کے بدلے احسان کرتا ہے، صبر کے بدلے نجات دیتا ہے کرب کے بعد مصیبت ٹال دیتا ہے وہی اس وقت ہمارا بھروسہ ہے جب ہمیں اپنے اعمال پر بدگمانی ہو جاتی ہے اور جب ہم سے ہماری تدبیریں جاتی رہتی ہیں تو وہی ہماری امید ہوتا ہے۔''[1]

---

[1] اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٨/ ٣٢)

موت کو کثرت سے یاد کرو

(۸۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمیں خالد بن خداش نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حماد بن زید نے محمد بن عمرو سے بیان کیا کہ عنبسہ بن سعید کہتے ہیں:

''میں عمر بن عبدالعزیز کو الوداع کرنے کے لیے گیا، جب میں انہیں الوداع کہہ کر پلٹا تو انہوں نے مجھے دو دفعہ آواز دی۔ ''اے عنبسہ!'' میں ان کی طرف مڑا تو انہوں نے فرمایا:

''موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرنا کیونکہ موت اس کشادگی کو جس میں تم ہوتے ہو تنگ کر دیتی ہے اور اس تنگی کو جس میں تم ہوتے ہو کشادہ کر دیتی ہے۔''❶

(۸۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمیں ابوسعید مدینی نے، وہ کہتے ہیں مجھے ذویب بن عمامہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے محمد بن معن نے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے بیان کیا کہ ان کے والد فرماتے تھے:

''جب تم دنیا کے حالات سے تنگ ہو تو موت کو یاد کرو کہ موت کی یاد تنگی کو آسان کر دیتی ہے۔''❷

دنیا کا غم کم کیجیے!

(۸۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے سلمہ بن شبیب نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں میں نے مسلمہ بن عبدالملک کو کہتے سنا:

---

❶ اخرجه بهذا الاسناد ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (۱۰/٤٧)

❷ اس کی اسناد نہیں ملی۔

''جو دنیا کا غم کم اٹھائیں گے وہی آخرت میں کم غم اٹھائیں گے۔''❶

(۸۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوالحسن باہلی نے عارم بن فضل سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:
''میں نے زہیر بابی سے پوچھا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! تم نے صبح کیسے کی؟''
انہوں نے کہا: ''تیرے بعد ہم نے آخرت کی طرف سفر کرتے ہوئے اور دنیا کی سختیوں سے آخرت کی آسانیوں کی طرف سفر کرتے ہوئے صبح کی۔''
ابوالحسن کہتے ہیں: ''اس وقت ان کی بینائی بھی جا چکی تھی اور بدن پر پھوڑے اور زخم تھے۔ زہیر بابی نے فرمایا: ''یہ دنیا ہے ہمارے ساتھ جو چاہے کرے۔ (ہمیں اس کی پروانہیں)۔''❷

(۸۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوبکر قرشی نے عبدالملک بن سعید بن ثوبان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں:
''میں زہیر بابی سے ملنے گیا ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی مجھے ان پر بڑا ترس آیا تو انہوں نے فرمایا: تسلی رکھو! مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی بینائی واپس ملنے کی خوشی نہ ہوگی (ہمیں تو اس تکلیف پر صبر کرنے میں خوشی ہے)۔''❸

غم زیادہ دیر نہیں رہتے

(۸۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ایوب بن معمر نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:
امیر المومنین ھارون نے ایک قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا، ایک دن ایک بے پر کا تیر امیر المومنین کے سامنے آ کر گرا جس پر ایک خط لپٹا تھا۔ جس میں یہ شعر

---

❶ اخرجه بهذا الاسناد ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٥٨/ ٤٠)

❷ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❸ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

لکھا تھا

اذا شاب الغراب اتیت اهلی　　　وصارَ القار کاللبن الحلیب

''جب کوا بوڑھا ہو گیا تو میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا (یعنی میں جوانی کا عہد بتانے کے بعد واپس لوٹا) اور سیاہ تارکول تازہ دوہے دودھ کی طرح سفید ہو چکا تھا۔ (یعنی میں بڑے عرصے سے اس قلعہ میں قید میں پڑا ہوں مجھے چھڑوایئے)''

امیر المومنین ھارون نے کہا۔ ''اس کو یہ جواب لکھ بھیجو!''

عسی الکرب الذی امسیت فیه　　　یکون وراءه فرج قریب

''قریب ہے کہ جس کرب میں تو ہے اس کے بعد جلد ہی آسانی آ جائے۔''

ابن عمر کہتے ہیں:

پھر دو یا تین دن بعد وہ قلعہ فتح ہو گیا اور جس آدمی نے تیر میں وہ شعر لکھ پھینکا تھا وہ بھی رہائی پانے والوں میں سے تھا جبکہ وہ پچھلے دو سال سے اس قلعہ میں قید تھا''❶

(۸۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مجھے حسین بن عبد الرحمٰن نے یہ دونوں شعر سنائے:

عسی فرج یکون عسی　　　نُعَلِّلُ نَفْسَنَا بِعَسٰی

واقرب ما یکون المرءُ　　　من فرج اذا یئسا

سہولت عنقریب آ جاتی ہے اور ہم اپنے جیوں کو لفظِ ''عسی'' سے بہلاتے ہیں۔ اور جب آدمی مایوس ہو جائے تو اس وقت سہولت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔❷

(۹۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔
❷ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

''میں نے ایک دیوانہ دیکھا جس کے پیچھے بچے لگے ہوئے تھے، وہ بھاگ کر ایک مسجد میں جا گھسا اور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا پھر جب بچے ادھر ادھر ہو گئے تو اس نے کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا''

اذا تضايق امر فانتظر فرجا　　فاصعب الامرا دناه الفرج

''جب کوئی سختی پیش آئے تو آسانی کا انتظار کرو کہ جتنی زیادہ سختی ہوتی ہے آسانی اس کے اتنے زیادہ قریب ہوتی ہے۔''❶

آج بھی اللہ وارث ہے کل بھی

(۹۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے حسین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا:

''ایک بادشاہ نے کسی بات پر ناراض ہو کر اپنے وزیر کو دیس نکالا دے دیا جس کا وزیر کو بے حد غم تھا ایک رات وہ چلا جا رہا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو یہ دو شعر پڑھتے سنا:''

احسن الظن بربك عوّدك　　حسنا بالامس سوّى اَوَدَك

ان ربًّا كان يكفيك الذى　　كان بالامس سيكفيك غدك

''اس رب کے ساتھ نیک گمان رکھ جو کل تک تیرے ساتھ بھلائیاں کرتا رہا ہے اور تیرا بوجھ سیدھا کیا (یعنی ختم کیا) جو کل (گذشتہ) تک تجھے کافی تھا وہی رب (آئندہ) کل بھی تجھے کافی ہوگا''

چنانچہ بادشاہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے دس ہزار درہموں سے نوازا''❷

---

❶ اخرجه البيهقى فى شعب الايمان (۷/۲۰۸ برقم ۱۰۰۱۹)

❷ اخرجه البيهقى فى شعب الايمان (۷/۲۰۸ برقم ۱۰۰۲۰)

مایوس نہ ہوئیے!

(۹۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے بنی ہاشم کے ایک آزاد کردہ غلام محمد بن ابی رجاء نے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

''میں ایک بات کی وجہ سے بڑا پریشان تھا تو جہاں میں بیٹھا تھا جب وہاں سے اٹھا تو کیا دیکھا کہ ایک رقعہ لکھا پڑا ہے۔ جس میں یہ شعر تھا''

یا صاحب الهم ان الهم منقطع ‏ ‏ ‏ لا تیاسن فکم قد فرج الله

''اے غم والے! غم ختم ہو جائے گا مایوس مت ہو کہ اللہ کتنی ہی مصیبتوں سے نجات دلاتا ہے۔'' ❶

(۹۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوبکر ثقفی نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے انھیں بتلایا:

میں ایک پریشانی سے سخت تنگدل تھا، اسی حالت میں سو گیا کہ خواب میں ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا:

کن للمکاره بالعزاء مقطِّعا ‏ ‏ ‏ فَلَقَلَّ یوم لا تری ما تکره

ولربما ابتسم الوقور من الاذی ‏ ‏ ‏ وضمیره من حرّه یتَاوَّهُ

''ناگواریوں پر جزع فزع کرنے سے گریز کرو شاید ہی کوئی دن کہ جس میں کسی ناگواری سے سابقہ نہ پڑے۔ اکثر دیکھا ہوگا کہ بردبار تکلیفوں پر مسکرا رہا ہوتا ہے حالانکہ اس کا دل ان کی آگ میں جل کر آہیں بھر رہا ہوتا ہے۔''

وہ آدمی کہتا ہے، میں نے وہ شعر یاد کر لیے اور جب میں بیدار ہوا تو وہ شعر میری زبان پر تھے پھر زیادہ دیر نہ گذری کہ میری وہ تکلیف جاتی رہی۔ ❷

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❷ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۷/ ۲۲۶) برقم: ۱۰۱۰۰۔

اس کے کھیل نرالے

(۹۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں محمد بن حجاج ضبی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں:

ایک عورت کو ایک مشکل پیش آئی تو اس نے یہ شعر پڑھا

ویوم الوشاح من تعاجیب ربنا الا انه من ظلمة الکفر انجانی

''اور زیور کا دن میرے رب کی نیرنگیوں میں سے ہے کہ اس دن اس نے مجھے کفر کی ظلمت سے نجات دی۔''

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا:

یہ کیا شعر ہے جو میں تم سے سن رہی ہوں؟

اس نے کہا: میں ایک شادی میں تھی کہ دلہن غسل خانے میں داخل ہوئی، اس نے اپنا زیور اتار کر ایک طرف رکھا، اس کی سرخی دیکھ کر ایک چیل اسے گوشت سمجھ کر اچک کر لے گئی جب دلہن آئی تو اس نے زیور کو نہ پایا۔ پس لوگوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ تم نے اٹھایا ہے اور میری جامہ تلاشی لی۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ تک کو کھول کر دیکھا تو میں نے رب سے دعا کی کہ وہ مجھے اس تہمت سے بری کر دے کہ اتنے میں وہ چیل آئی اور وہ زیور ان کے درمیان پھینک کر چلی گئی، (یوں اللہ نے مجھے بے گناہ ثابت کر دیا)۔'' ❶

ہر سہولت کی چابی ''صبر'' ہے

(۹۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

احمد بن یحیٰی نے مجھے یہ اشعار سنائے:

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔ والقصة اخرجها البخاری فی کتاب "المناقب" باب "ایام الجاهلیة" حدیث رقم: ۳۸۳۵ بنحوها عن عائشة.

مفتاح باب الفرج الصبر وکل عسر معه یسر
والدهر لا یبقی علی حالة والامر یاتی بعده الامر
والکره تفنیه اللیالی التی یفنی علیها الخیر والشر
فکیف یبقی حال من حاله یسرع فیه الیوم والشهر

''صبر ہر آسانی کی چابی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ سہولت ہے۔ اور زمانہ ایک حال پر باقی نہیں رہتا کہ ایک کے بعد دوسرا حال آتا ہے۔ اور تکلیف کو وہ راتیں مٹا ڈالتی ہیں، جس میں خیر اور شر دونوں ختم ہو جاتے ہیں، اور بھلا اس شخص کا حال اپنے حال پر کیسے باقی رہ سکتا ہے جس کا اپنا حال یہ ہو کہ دن مہینے سال اس پر بڑی سرعت کے ساتھ گذرتے چلے جاتے ہیں۔'' ❶

جب کوئی راستہ نظر نہ آئے تو اللہ ہے

(۹۶) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن ابراہیم نے یہ اشعار سنائے:

اذا اشتملت علی الیاس القلوب وضاق لما به الصدر الرحیب
واوطنت المکاره واطمأنت وارست فی اماکنها الخطوب
ولم تر لانکشاف الضر وجها ولا اغنی لحیلته الاریب
اتاك علی قنوط منك غوث یمن به اللطیف المستجیب
وکل الحادثات اذا تناهت فهو موصول بها الفرج القریب

''جب دل مایوسیوں سے بھر جائیں اور ان کی وجہ سے سینے تنگ پڑ جائیں، اور ناگواریاں اتر کر گھر کر جائیں اور جڑ پکڑ لیں اور دل کے گوشے گوشے میں پریشانیاں جم جائیں۔ اور تمہیں ان کے دور ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئے اور عقل والے کی عقل ان سے خلاصی کی صورت نہ نکال پائے۔ کہ ٹھیک ان

---

❶ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۷/ ۲۰۷) برقم: ۱۰۰۱۵۔

مایوسیوں اور نا امیدیوں میں تیرے پاس مدد آتی ہے جب مہربان اور دعاؤں کا سننے والا تم پر احسان فرماتا ہے۔ اور جب سب مصیبتیں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تو ان کو جلد ہی سہولت آ پہنچتی ہے۔''❶

(۹۷) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ایک قریشی نے یہ اشعار سنائے:

الم تر ان ربك ليس تحصى اياديه الحديثة والقديمة

تَسَلَّ عن الهموم فليس شيء يقيم وما همومك بالمقيمة

لعل الله ينظر بعد هذا اليك بنظرة منه رحيمة

''کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیرے رب کی نئی اور پرانی نعمتوں کو گنا نہیں جا سکتا، تو غموں میں تسلی رکھ کہ کوئی شی باقی نہیں رہتی تو تیرے غم بھی باقی نہ رہیں گے شاید تیرا رب ان کے بعد تیری طرف نگاہِ رحمت سے دیکھے۔''❷

(۹۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابوبکر وراق کہتے ہیں:

میں نے محمود وراق کو یہ شعر پڑھتے سنا:

يمثل ذو اللب في نفسه مصيبته قبل ان تنزلا

فان نزلت بغتة لم ترعه لما كان في نفسه مثلا

راى الهم يفضى الى آخر فَصَيَّرَ اخره اوّلا

وذو الجهل يامن ايامه وينسى مصارع من قد دخلا

فان بدهته صروف الزمان ببعض مصائبه اعولا

ولو قدم الحزم في امره لَعَلَّمَهُ الصَّبْرُ حسن البلا

''عقلمند آدمی مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے ہی مصیبت کا تصور دل میں

---

❶ مجھے یہ اسناد نہیں ملی۔

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۰۸) برقم: ۱۰۰۲۱۔

رکھتا ہے، اور جب وہ اچانک نازل ہوتی ہے تو اس کو ہراساں نہیں کرسکتی کہ اس کے دل میں اس کا تصور ہوتا ہے، وہ دیکھتا ہے کہ غم آخر تک لے جاتا ہے اور وہ اس کے آخر کو اول بنا دیتا ہے۔ (یعنی جب غم انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ تو ابھی شروع ہی ہوا ہے) اور جاہل اللہ کی آزمائش سے بے خوف ہوتا ہے اور وہ پچھلوں کی ہلاکتوں کو بھول جاتا ہے، اور جب زمانے کی گردشیں اس پر اچانک اپنی کوئی مصیبت لاتی ہیں تو گریہ وزاری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے معاملے میں پہلے ہی سے حزم واحتیاط سے کام لیتا تو صبر اس کو نیک انجام اور نیک آزمائش کی تلقین کرتا۔'' ❶

اندھیری تہوں میں سب کی سننے والا اللہ ہے

(۹۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے خالد بن یزید ازدی نے، وہ کہتے ہیں مجھے عبداللہ بن یعقوب بن داؤد نے، وہ کہتے ہیں ہمیں میرے والد نے بیان کیا کہ:

''مہدی نے مجھے ایک کنوے میں قید میں ڈال دیا اور اس پر ایک گنبد تعمیر کر کے کنواں بالکل بند کر دیا' میں پندرہ سال تک اس کنویں میں قید رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کی خلافت کا اول دور گذر گیا۔ مجھے روزانہ ایک ڈول میں لٹکا کر کھانا اور پانی کا ایک برتن دے دیا جاتا اور نمازوں کے اوقات بتلا دیئے جاتے۔ جب تیرھواں سال شروع ہوا تو ایک شخص نے خواب میں آ کر مجھے کہا:

حنا علی یوسف رب فاخرجه　　من قعر جبّ وبیت حوله غمم

''رب تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام پر رحم کیا اور ان کو اس گہرے کنویں سے نکالا جس کو غموں نے گھیر رکھا تھا۔''

پس میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور سمجھ گیا کہ اب آسانی آ گئی، پھر ایک سال تک

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

کچھ بھی نہ ہوا۔ جب اگلا سال شروع ہوا تو اسی شخص نے خواب میں دوبارہ آ کر کہا:

عسی فرج یاتی به الله انه له کل یوم فی خلیقته امر

"قریب ہے کہ رب تعالیٰ آسانی لے آئے کہ اس کی مخلوق میں ہر روز اس کی شان ظاہر ہوتی ہے۔"

پھر میں ایک سال تک ٹھہرا رہا اور کچھ نہ دیکھا پھر ایک سال بعد وہ آنے والا پھر خواب میں آیا اور یہ دو شعر پڑھے:

عسی الکرب الذی امسیت فیه یکون وراءه فرج قریب

فیأمن خائف ویفكّ عانٍ ویاتی اهله النائی الغریب

"قریب ہے کہ جس کرب میں تم تھے اس کے پیچھے جلد ہی سہولت اور آسانی آ جائے اور خوفزدہ امن پائے اور قیدی چھوٹ جائے اور اس کے دور پردیس کے گھر والے آ ئیں۔"

پس جب صبح ہوئی تو مجھے پکارا گیا میں سمجھا کہ مجھے نماز کا بتلایا گیا ہے، مگر ایک سیاہ رسی لٹکا کر کہا گیا کہ اس کو کمر کے ساتھ باندھ لو۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ انہوں نے مجھے اوپر کھینچ کر نکال لیا۔ جب اتنے سالوں بعد میں نے روشنی دیکھی تو میری آنکھیں چندھیا گئیں۔ انہوں نے مجھے لے جا کر رشید کے سامنے پیش کیا۔ مجھے کہا گیا:

"امیر کو سلام کرو۔"

میں نے کہا: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اے امیر المومنین کیا آپ مہدی ہیں؟

انہوں نے کہا: میں مہدی نہیں۔

میں نے کہا: "السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کہا: "کیا آپ ہادی ہیں؟

انہوں نے کہا: میں ھادی (بھی) نہیں۔"

میں نے کہا: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور کہہ کر خاموش ہو گیا)

تو خلیفہ بولا: رشید

میں نے کہا: رشید

پھر رشید نے کہا: ''اے یعقوب بن داؤد اللہ کی قسم! تیری کسی نے سفارش نہیں کی البتہ رات جب میں نے اپنی بچی کو اپنی گردن پر اٹھایا تو مجھے وہ زمانہ یاد آ گیا جب تم مجھے اپنی گردن پر اٹھایا کرتے تھے تو مجھے تمہاری اس جگہ کا خیال کر کے تم پر بے حد ترس آیا۔ اور میں نے تمہیں نکال دیا۔

یعقوب کہتے ہیں: پھر بادشاہ نے میرا بے حد اکرام کیا، اپنے قریب کیا پھر کہا: ''یحییٰ بن خالد مجھے ناپسند کرتا ہے۔ جیسے خلیفہ کو اس بات کا ڈر تھا کہ میں اس کے ساتھ مل کر خلیفہ پر غالب آ جاؤں گا۔ پھر میں نے حج کی اجازت مانگی تو خلیفہ نے اجازت دے دی۔ پھر مرنے تک یعقوب مکہ میں ہی رہے۔ ❶

عبداللہ کہتے ہیں: بعد میں یعقوب کی آنکھیں تندرست ہو گئی تھیں۔

اور یعقوب مہدی پر حاوی تھا۔ مہدی اس کی ہر بات مانتا تھا۔

اللہ کہیں گیا تو نہیں

(۱۰۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے حسین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ

بکر بن معتمر نے مشہور شاعر ابوالعتاہیہ کو قید خانے سے قید کی مشقتوں اور قید کے لمبا ہونے کی شکایتوں بھرا ایک خط لکھا تو ابوالعتاہیہ نے جواب میں یہ اشعار لکھ بھیجے!

هي الايام والغِيَر امر الله يُنتظر

اَتيأس ان ترى فرجا فاين الله والقدر

''یہ زمانے کے حوادث وواقعات ہیں اور اللہ کے امر کا انتظار ہے۔ کیا تو

---

❶ اخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخ بغداد" ١٤/ ٢٦٤۔

سہولت کے آنے سے مایوس ہو چلا ہے تو پھر اللہ اور تقدیر کہاں ہیں؟'' ❶

ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے

(۱۰۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے حسین بن عبدالرحمٰن نے یہ اشعار سنائے:

هل الدهر الا ساعة ثم تنقضی   بما كان فيها من عناء ومن خفض

فهونك لا تحفلِ مساءة عارض   ولا فرحة سرّت فكلتاهما تمضی

''زمانہ گھڑی بھر ہی تو ہے کہ پھر وہ اپنی تمام سختیوں اور شدتوں اور آسائشوں اور آسودگیوں سمیت ختم ہو جائے گا۔ پس ذرا تسلی رکھو! اور پیش آنے والی سختی کی برائی کی طرف توجہ مت دو اور نہ ہی خوشی کو خاطر میں لاؤ کہ دونوں کی دونوں نہ رہیں گی۔'' ❷

آخر اندھیرے چھٹ جائیں گے

(۱۰۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسین بن عبدالرحمٰن نے ہی مجھے یہ اشعار سنائے ہیں:

لعمر بنی اللذين اراهما   جزوعين ان الشيخ غير جزوع

اذا ما الليالی اقبلت بمساءة   رجونا بان ياتی بحسن صنيع

''مجھے اپنے دونوں بیٹوں کی عمر کی قسم جنہیں میں گھبرایا ہوا دیکھتا ہوں کہ بوڑھا نہ گھبرائے گا کہ اگر ایک دفعہ رات پریشانی لے کر آتی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ یہی رات کبھی خیر کی بات بھی لائے گی۔'' ❸

---

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❷ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

❸ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

(۱۰۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے سلیمان بن ابوشیخ نے، وہ کہتے ہیں مجھے سلیمان بن زیاد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

عمر بن ھبیرہ عراق کا والی تھا، اسے یزید بن عبدالملک نے والی بنایا تھا۔ جب یزید کے انتقال کے بعد ہشام خلیفہ بنا تو عمر بن ھبیرہ نے کہا: ''ہشام دو میں سے ایک کو عراق کا والی بنائے گا سعید ہرشی کو یا خالد بن عبداللہ قسری کو۔ اگر (ہشام) نصرانیہ کے بیٹے نے خالد کو والی بنا دیا تو وہ تو نری مصیبت ہے۔ غرض ہوا بھی یہی اور ہشام نے خالد کو عراق کا والی بنا دیا۔

پھر خالد واسط اس وقت آیا جب عمر بن ھبیرہ نے نماز کے لیے اذان دے دی تھی اور وہ ہاتھ میں شیشہ پکڑے اپنا عمامہ درست کر رہا تھا کہ اس کو بتلایا گیا کہ

''یہ خالد ہے جو (والی بن کر) آ گیا ہے۔ خالد نے عمر بن ھبیرہ کو اسی وقت پکڑ کر قید میں ڈال دیا اور ایک اونی چوغہ پہنا دیا۔ اس پر عمر نے کہا: ''تم نے عراقیوں کے ساتھ برا سلوک کیا' کیا تمہیں اس بات کا ڈر نہیں کہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے؟''[1]

مصیبت زیادہ دیر تک نہ رہے گی

(۱۰۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے سلیمان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں قرّان بن تمام اسدی نے ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

جب خالد نے ابن ھبیرہ کے ساتھ وہ کیا جو کیا اور اس کو زنجیروں میں جکڑ دیا تو ابن ھبیرہ زنجیروں میں جکڑا تڑپنے لگا۔ یہ دیکھ کر خالد نے ابن ھبیرہ کو اون کا لباس پہنا

---

[1] اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٤٥/ ٣٨١۔ ٣٨٢) مختصراً۔

دیا۔ اس پر ابن ھبیرہ نے یہ دعا مانگی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (الانبیاء: ۸۷)

تو حاضرین میں سے ایک نے کہا:

''اس نے کیا خوب کہا ہے: عنقریب اس کی مصیبت دور ہو جائے گی۔'' ❶

(۱۰۵) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے سلیمان نے بیان کیا کہ

سلیمان بن زیاد کہتے ہیں:

ابن ھبیرہ کے آزاد کردہ غلاموں نے آ کر قید خانہ کے پاس ایک گھر کرایہ پر لیا پھر اس گھر سے قید خانہ تک ایک سرنگ کھودی اور شہر واسط کی فصیل کے باغ کے پہلو میں ایک باغ بھی کرایہ پر لیا پھر جب وہ رات آ گئی جس میں انہوں نے ابن ھبیرہ کو قید سے نکال لے جانے کا ارادہ کیا تھا تو انہوں نے سرنگ کو قید خانہ تک کھودا' ابن ھبیرہ سرنگ سے ہوتا ہوا قید خانہ سے نکل آیا پھر اس باغ میں چلا آیا جو فصیل شہر کے باغ کے پہلو میں تھا اور اس میں بھی نقب لگی ہوئی تھی۔

پھر ابن ھبیرہ اس کی سرنگ میں بھی داخل ہو کر شہر سے باہر نکل آیا۔ ادھر فصیل شہر کے در پے گھوڑے تیار کھڑے تھے۔ غرض ابن ھبیرہ ان پر سوار ہو کر فرار ہو گیا۔

ادھر قلعہ والوں کو صبح ہونے پر جب سارے ماجرے کی خبر لگی تو خالد ہاتھ ملتا رہ گیا۔ ابن ھبیرہ اس سے پہلے خود کو بیمار ظاہر کرتا رہا تھا اس لیے اسے ہر وقت بیڑیاں نہیں ڈالے رکھتے تھے۔ پھر خالد نے سعید حرشی کو اس کے پیچھے دوڑایا' سعید تعاقب کرتا ہوا قریب پہنچ گیا۔ مگر ابن ھبیرہ فرات پار کر گیا تھا۔ سعید کو اس وقت دریا پار کرنا سخت مشکل نظر آیا اس لیے واپس چلا آیا۔ ❷

---

❶ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٤٥/ ٣٨٢)

❷ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (٤٥/ ٣٨٣)

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود

(١٠٦) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فرزدق شاعر کہتا ہے:

ولما رایت الارض قد سُدَّ ظهرها ولم يلك الابطنها لك مخرجا

دعوت الذی ناداه يونس بعد ما ثوى فى ثلاث مظلمات ففرّجا

خرجت ولم يمنن عليك شفاعة سوى ربك البرِّ اللطيف المفرِّجا

واصبحت تحت الارض قد سرت ليلة وما سَارَ سَارٍ مثلها حين ادلجا

''جب تو نے دیکھا کہ زمین کی سطح تو بند ہے اور سوائے اس کے اندر اترنے کے اور کوئی خلاصی کا راستہ نہیں (یعنی موت ہی مصیبتوں سے نجات دے تو دے) تو تو نے اس ذات کو پکارا جس کو یونس علیہ السلام نے تین اندھیری تہوں میں داخل ہونے کے بعد پکارا تھا تو اس ذات نے سہولت پیدا کر دی تھی۔ تو نکلا مگر سوائے رب رحیم وکریم کے کسی نے تم پر رحم نہ کیا اور تجھ کو سہولت نہ دی۔ اور تو صبح کے وقت اس زمین کے نیچے چلا گیا جس کے اوپر تو رات کو چلتا پھرتا تھا اور کسی مسافر نے رات کے ابتدائی حصہ میں ایسا سفر شروع نہ کیا ہوگا۔''❶

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

(١٠٧) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

۔ مجھے سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے ابن ابی خیرہ نے ابی حجاب سے، وہ کہتے ہیں مجھے ابن ھبیرہ کے آزاد کردہ غلام حازم نے بیان کیا کہ:

ــــ جب ابن ھبیرہ جیل سے بھاگے تو میں ان کے ساتھ تھا، پس ہم عشاء کے بعد دمشق پہنچے۔ مسلمہ بن عبد الملک نے آ کر انہیں پناہ دی اور انہیں اپنے گھر ٹھہرایا، پھر ابن

---

❶ اخرجه ابن عساكر فى "تاريخ دمشق" ٤٥/ ٣٨٣۔ ٣٨٤۔

عبدالملک نے فجر کی نماز ہشام بن عبدالملک کے پیچھے پڑھی۔ نماز کے بعد مسلمہ نے ہشام کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ جب مسلمہ ہشام کے پاس آیا تو اسے دیکھتے ہی ہشام نے کہا:

''اے ابوسعید! میرا خیال ہے کہ رات ابن ھبیرہ تیرے پاس تھا؟ مسلمہ نے کہا: ہاں! اے امیرالمومنین میں نے انہیں پناہ دی ہے آپ انہیں مجھے بخش دیجئے۔''

ہشام نے کہا: ''میں نے ابن ھبیرہ تمہیں بخشا۔'' ❶

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پہ کہ آساں ہوگئیں

(۱۰۸) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے عمر بن شیبہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے ایوب بن عمر وابوسلمہ غفاری نے، وہ کہتے ہیں مجھے معاویہ بن قطن غلابی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

''میں بھی ان لوگوں میں تھا جو خلیفہ کے خلاف بغاوت کرنے میں ابراہیم کے ساتھ ساتھ تھے لیکن جب ابراہیم قتل ہوگئے تو مجھے ابوجعفر نے طلب کیا۔ لیکن میں روپوش ہوگیا۔ تو ابوجعفر نے میری جائیداد اور مال ودولت پر قبضہ کرلیا۔ میں جنگل میں جا چھپا۔ پھر میں مختلف قبیلوں میں پناہ لیتا رہا۔ کبھی بنی نضر بن معاویہ کے ہاں تو کبھی بنی کلاب کے ہاں۔ پھر بنی فزارہ میں جا چھپا تو بعد میں بنی سلیم کے ہاں۔ پھر میں وادی قیس میں جا چھپا۔ یہاں تک میں اس دربدر چھپتے پھرنے سے بے حد تنگ ہوگیا چنانچہ میں نے پکا ارادہ کرلیا کہ ابوجعفر کے سامنے جا کر اقبال جرم کرلیتا ہوں۔

پس میں بصرہ آیا اور شہر کے ایک کنارے پڑاؤ ڈالا اور ابوعمرو بن علاء کو جو میرا دوست تھا، پیغام بھیجا اور اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔ اس نے میرا سر چوما اور کہا:

''پھر تو وہ تمہیں قتل کردے گا۔ اور تو اسے اپنے اوپر قابو دے کر اس کی مدد کر

❶ مجھے اس کی اسناد نہیں ملی۔

رہا ہے۔''

ابن قطن غلابی کہتے ہیں: ''میں نے ان کی بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور میں عازم سفر ہو کر بغداد جا پہنچا یہ شہر ابو جعفر نے بنایا تھا اور اسی میں مقیم تھا اور اس شہر میں مہدی کے سوا کوئی سوار ہو کر نہ چلتا تھا پس میں ایک گھر میں اترا اور اپنے غلاموں سے کہا:

''میں امیر المومنین کے پاس جا رہا ہوں۔ تم تین دن تک ٹھہرنا۔ (میں آ گیا تو ٹھیک) ورنہ تم لوٹ جانا۔ اب میں چل کر شہر میں داخل ہوا۔ میں ''دار الربیع'' میں آیا لوگ وہاں خلیفہ کا انتظار کر رہے تھے اس وقت خلیفہ ''قصر ذہب'' میں دار الشارعۃ میں شہر میں فروکش تھا۔ تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ خلیفہ چلتا ہوا باہر آیا۔ لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ میں نے سلام کہا۔ خلیفہ نے جواب دے کر پوچھا: ''تم کون ہو؟''

میں نے کہا: ''قطن بن معاویہ''

خلیفہ نے کہا: دیکھ کیا کہہ رہا ہے؟

میں نے کہا: ''میں وہی ہوں۔''

تو اس پر خلیفہ نے اپنے ساتھ ایک حبشی غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

''اس کو حراست میں لے لو۔''

قطن بن معاویہ کہتے ہیں: ''جب میں گرفتار ہوا تو بڑی ندامت ہوئی (کہ یہ میں نے کیا کیا) اور مجھے ابو عمرو بن علاء کی بات یاد آ گئی اور بڑا افسوس کیا۔''

پھر ربیع خلیفہ کے پاس گیا اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک خواجہ سرا آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ''قصر ذھب'' میں لے گیا پھر ایک مضبوط کمرے میں لے جا کر مجھے اس میں بند کر دیا اور باہر تالا لگا دیا اور چلا گیا۔ میں اور بھی زیادہ نادم ہوا۔ اور مجھے اپنے ہلاک ہو جانے کا یقین ہو گیا اور میں لگا تنہائی میں خود کو ملامت کرنے۔

پھر ظہر کے وقت وہ خواجہ سرا وضو کا پانی لایا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی۔ وہ کھانا لایا تو میں نے بتلایا کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر وہ مغرب کے وقت پانی لایا، میں نے

وضو کر کے نماز پڑھی، پھر رات نے مجھ پر اپنے اندھیروں کے پردے ڈال دیئے اور میں اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا کہ اتنے میں مجھے شہر کے دروازوں کے بند ہونے اور ان پر قفل لگائے جانے کی آوازیں آئیں تو میری نیند اڑ گئی جب رات کا ایک پہر گذر گیا تو وہ خواجہ سرا میرے پاس آیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلا، اور مجھے گھر کے صحن میں داخل کر دیا، پھر مجھے ایک لٹکے ہوئے پردے کے قریب کر دیا تو ایک خادم باہر نکلا اور ہمیں اندر لے گیا۔ کیا دیکھا کہ وہاں ابوجعفر اکیلا بیٹھا ہے اور ربیع ایک طرف کھڑا ہے۔ ابوجعفر کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا پھر سر اٹھا کر کہا:

''ہاں بھئی!''

میں نے کہا: ''امیر المومنین! میں قطن بن معاویہ ہوں، اللہ کی قسم! میں نے تیرے خلاف خوب بغاوت کی ہے تیرے حکم کی نافرمانی کی ہے، تیرے دشمن کا ساتھ دیا ہے اور تیرا ملک چھین لینے کی جان توڑ کوشش کی ہے پس اگر تو معاف کر دے تیرے لائق ہے اور اگر تو مجھے سزا دے تو میرے چھوٹے سے چھوٹے جرم کی سزا بھی یہ ہے کہ تو مجھے قتل کر دے۔

خلیفہ کچھ دیر پھر خاموش رہا۔ پھر دوبارہ یہی کہا: ''ہاں بھئی!''

میں نے بھی اپنی بات دہرا دی۔

تو ربیع نے کہا: ''خلیفہ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔''

میں نے کہا: ''امیر المومنین! میں دور کا باسی ہوں، آپ تک دوبارہ نہ آسکوں گا۔ میری جائیداد اور مال و دولت بحق سرکار ضبط ہے اگر آپ کی رائے ہو تو مجھے واپس کر دیجئے!

اس پر امیر المومنین نے دوات اور قلمدان منگوایا اور خادم کو حکم دیا کہ بصرہ کے والی عبدالملک بن ایوب نمیری کو لکھو کہ:

''بے شک اب امیر المومنین قطن بن معاویہ سے راضی ہو گئے ہیں اور ان کا گھر جائیداد اور جو کچھ بحق سرکار ضبط ہے واپس کر دیا جائے۔ اس کو جان لو

اور اس حکم کو قطن بن معاویہ کے لیے نافذ کر دو۔''

پھر خط پر سرکاری مہر لگا کر وہ میرے حوالے کر دیا۔

قطن کہتے ہیں: ''میں اس وقت نکلا اور کچھ پتا نہ تھا کہ کدھر جاؤں کہ ایک دربان پر نظر پڑی۔ میں اس کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ اتنے میں ربیع نکل آیا اور پوچھا: ''ابھی ابھی جو آدمی نکلا تھا وہ کہاں ہے؟

تو میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو ربیع نے کہا:

اے آدمی! اللہ کی قسم! تم بچ گئے اب چلو، چنانچہ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ مجھے رات کا کھانا کھلایا اور بستر بچھایا۔ میں سو گیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں الوداع کہا۔

میں اپنے غلاموں کے پاس پہنچا اور انہیں کرائے پر کشتی لینے کے لیے بھیجا۔ وہاں انہوں نے ''میسان'' کا ایک میراد ہقانی دوست دیکھا جو کرائے پر کشتی لیے ہوئے تھا اس نے مجھے ساتھ سوار کر لیا۔ پھر میں عبدالملک بن ایوب کے پاس خلیفہ کا خط اور پروانہ لے گیا۔ اس نے مجھے پاس بٹھایا اور اسی وقت میرا سب کچھ مجھے واپس کر دیا۔''❶

اے اللہ! تو معاف کر

(۱۰۹) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمیں حاتم بن عبداللہ نے بیان کیا، وہ سیار بن حاتم سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن مطر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں توبۃ العنبری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں:

''یوسف بن عمر نے مجھے عامل بننے پر مجبور کیا، جب میں نے انکار کیا تو اس نے مجھے قید و بند میں ڈال دیا اور میں پس دیوار زنداں رہا، یہاں تک کہ میری جوانی ڈھل گئی اور میرے سر کا ہر بال سفید ہو گیا۔ کہ ایک دن ایک سفید لباس میں ملبوس شخص میرے خواب میں آیا اور کہا:

---

❶ اخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخ بغداد" ١٠ / ٥٨۔ ٦٠۔

''اے توبہ! کیا تیری قید لمبی ہوگئی؟''

میں نے کہا: ''ہاں!''

اس نے کہا: ''توبہ! یہ دعا پڑھو:

اسال الله العفو والعافية والمعافاة فى الدنيا والآخرة.

''میں اللہ سے دنیا و آخرت میں معافی، عافیت اور حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔''

میں نے خواب میں تین دفعہ یہ دعا پڑھی:

جب میں بیدار ہوا تو (جیل کے دربان یا کسی قیدی ساتھی سے) کہا: ''او لڑکے! ذرا دوات اور چراغ لانا۔ پھر میں نے یہ دعا لکھ لی پھر جتنی اللہ نے چاہا نماز پڑھی۔ اور صبح کی نماز تک یہ دعا مانگتا رہا۔ جب میں نے فجر پڑھ لی تو جیل کا چوکیدار آیا، اس نے جیل خانے کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس کے لیے دروازہ کھولا گیا۔ اس نے اندر آ کر پوچھا:

''توبہ عنبری کہاں ہے؟''

قیدیوں اور چوکیداروں نے بتلایا: ''یہ رہا'' پس لوگوں نے مجھے بیڑیوں سمیت اٹھایا اور یوسف کے سامنے لا ڈال دیا اور میں اس کے ساتھ گفتگو کرنے لگا:

اس نے کہا:

''اے توبہ! تیری قید بڑی لمبی ہوگئی۔''

میں نے کہا: ''ہاں!''

اس نے کہا: ''اس کی بیڑیاں کھول دو اور رہا کر دو۔''

توبہ کہتے ہیں: ''میں نے اپنے قید خانے کے ساتھی کو بھی یہ دعا سکھلا رکھی تھی۔ میرے بعد وہ بھی یہ دعا پڑھتا رہتا تھا۔''

وہ کہتا ہے: ''جب بھی مجھے سزا دینے کے لیے بلوایا جاتا تو میں یہ دعا پڑھتا تو مجھے چھوڑ دیا جاتا پھر ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مجھے سزا دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ادھر میں وہ دعا بھول گیا، بڑا یاد کیا مگر یاد نہ آئی تو اس دن مجھے سو درے لگے پھر جب وہ دعا یاد آئی تو میں نے

پڑھ لی، اس پر انہوں نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔''❶

نہ غم رہے گا نہ خوشی

(۱۱۰) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے ابوالحسن حنظلی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن ہشام ذماری کہتے ہیں: لوگوں نے ''ذمار'' میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک پتھر دیکھا جس پر یہ دو شعر لکھے تھے:

اصبر لدهر نال منك فهكذا مضت الدهور

فرح وحزن مرة لا الحزن دام ولا السرور

''اس مصیبت پر صبر کر جو تجھے پہنچی ہے کہ مصیبتیں یوں ہی بیت جاتی ہیں کبھی غم تو کبھی خوشی، نہ غم باقی رہے گا اور نہ خوشی۔''❷

دعا اور صرف دعا

(۱۱۱) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایک قریشی نے مجھے یہ اشعار سنائے:

حلبنا الدهر اشطره ومرت بنا عُقَبُ الشدائد والرخاء

فلم نأسف على دنيا تولّتْ ولم نفزع الى غير الدعاء

هي الايام تكلمنا وتأسو وتأتي بالسعادة والشقاء

''ہم نے زمانے کے ہر بھلے برے اور تلخ وشیریں کو آزما لیا اور ہم پر تنگیوں اور آسودگیوں کے سب دور گذر چکے۔ پس ہمیں اس دنیا پر کوئی افسوس نہیں جو منہ پھیر گئی اور پیٹھ دکھا گئی۔ اور ہم سوائے دعا کے کسی چیز کی طرف نہیں لپکے۔

---

❶ اخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" (۱۱/ ۹۹-۱۰۰) مختصرا

❷ اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (۷/ ۲۲۶) برقم: ۱۰۱۰۱۔

یہ دن ہیں جو ہمیں زخم لگاتے ہیں اور یہی مرہم بھی لگاتے ہیں۔ یہی سعادتیں بھی لاتے ہیں اور شقاوتیں اور بدبختیاں بھی۔'' ❶

خدا تھوڑے پر آسودہ کر دے گا

(۱۱۲) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجھے محمد بن حسین انصاری نے، وہ کہتے ہیں مجھے ابراہیم بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے ہیں:

''مدینہ کا ایک تاجر جعفر بن محمد کے پاس آتا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ اس کے حالات اچھے تھے جن کو جعفر بن محمد بھی جانتا تھا۔ پھر اس تاجر کے حالات بگڑ گئے۔ اس نے جعفر بن محمد سے اپنے حالات کی شکایت کی۔ تو جعفر نے یہ اشعار کہے:

فلا تجزع فان اعسرت یوما   فقد ایسرت فی الزمن الطویل

ولا تیأس فان الیاس کفر   لعل اللہ یغنی عن قلیل

ولا تظنن بربك ظن سوءٍ   فان اللہ اولی بالجمیل

''گھبرا نہیں کہ اگر آج تو تنگدست ہے تو بڑے زمانے تک تو خوشحال رہا ہے اور مایوس نہ ہو کہ مایوسی کفر ہے شاید اللہ تجھے تھوڑے سے غنی کر دے۔ اور اپنے پروردگار پر برا گمان مت کر کہ اللہ نیک گمان کا زیادہ حقدار ہے۔''

وہ تاجر کہتا ہے کہ ''جب میں جعفر بن محمد کے پاس سے نکلا تو سب سے غنی آدمی تھا۔'' ❷

آسانی جلد آئے گی

(۱۱۳) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۷/ ۲۲٦) برقم: ۱۰۱۰۱۔

❷ اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (۷/ ۲۰۷) برقم: ۱۰۰۱۷۔

ہمیں محمد بن حسین نے بیان کیا کہ
قاسم بن محمد بن جعفر اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے:

عسی ما تری الّا یدوم وان تری ... له فرجا مِمَّا اَلَحَّ به الدهر
عسی فرج یاتی به الله انه ... له کل یوم فی خلیقته امر
اذا لاح عسر فارج یسرا فَاِنَّهٗ ... قضی الله ان العسر یتبعه الیسر

''زمانے نے جو ستم ڈھائے ہیں عنقریب تو دیکھے گا کہ وہ باقی نہیں رہے اور تو دیکھے گا کہ ان میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ اور عنقریب خدا آسانی لے آئے گا کہ اس کی ہر روز اپنی ہر مخلوق میں ایک نئی شان ہے جب تنگی آئے تو سہولت کی امید رکھ کہ اللہ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تنگی کے پیچھے آسانی ضرور آئے گی۔'' ❶

صبر سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں

(۱۱۴) حافظ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
مجھے حسین بن عبدالرحمٰن نے یہ دو شعر سنائے:

اذا لم تسامح فی الْاُمور تعسّرت ... علیك فسامح وامزج العسر بالیسر
فلم اَرَاَوْقٰی للبلاء من التقی ... ولم ار للمکروه اشفی من الصبر

''جب تو مشکلات میں نرمی و برداشت کا مظاہرہ نہ کر سکے تو (یاد رکھ! کہ) برداشت کر اور تنگی کو آسانی کے ساتھ ملا۔ پس میں نے تقویٰ سے بڑھ کر مصیبتوں سے بچانے والی اور صبر سے بڑھ کر ناگواریوں سے شفا دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔''

وصلی الله تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد و آله وصحبه وسلم.

---

❶ اخرجه البیهقی فی ''شعب الایمان'' (۷/ ۲۰۷) برقم: ۱۰۰۱۶۔